رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

مصلح موعود نمبر

یوم ۔ جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ دو روپے

جلد ۷۰/۳۵ | ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ ۱۹ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش ۱۹ فروری ۱۹۸۱ء | نمبر ۴۱

پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہامی الفاظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے، وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کیساتھ آئے گا، وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۶۰)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت کو آشکار کرنیوالے طیب و شیریں ثمرات

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی جو عرف عام میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہے ایک نہایت مہتم بالشان پیشگوئی ہے۔ اولوالعزم فرزند موعود کے پیدا ہونے، اس کے جلد جلد بڑھنے، طویل عمر پانے، غلبۂ اسلام کے ضمن میں محیر العقول عظیم الشان کارنامے سرانجام دینے اور زمین کے کناروں تک شہرت پانے کے لحاظ سے یہ سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کے وجود باوجود میں نہایت شان سے پوری ہوئی۔ جتنی بھی علامات پیشگوئی میں بیان کی گئی تھیں ان میں سے ہر علامت کے آپ کی ذات والا صفات میں پورے ہونے سے یہ امر روز روشن کی طرح آشکار ہوئے بغیر نہ رہا کہ آپ ہی اس مہتم بالشان پیشگوئی کے اصل اور حقیقی مصداق ہیں۔

پیشگوئی کے آپ کے وجود باوجود میں بہ تمام وکمال پورا ہونے کے ساتھ ساتھ یہ پیشگوئی اپنے انقلاب انگیز اثرات اور طیب و شیریں ثمرات کے لحاظ سے دائمی حیثیت کی بھی حامل تھی اور ہر دن جو طلوع ہوتا ہے وہ اس امر پر مہر تصدیق ثبت کر دکھاتا ہے کہ فی الحقیقت اس پہلو کے اعتبار سے یہ دائمی حیثیت کی حامل پیشگوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مصلح موعود نے جو رفیع الشان کارنامے سرانجام دینے تھے ان کے طیب و شیریں ثمرات نے مستقبل کے زمانوں میں بھی ظاہر ہوتے چلے جانا تھا اسی لیے جہاں سیدنا حضرت المصلح الموعود نے اپنے ۵۲ سالہ عہد مبارک میں دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ نہایت مہتم بالشان طریق پر ظاہر فرمایا اور جہاں آپ کے ذریعہ تحریک جدید کی شکل میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا عالمگیر نظام معرضِ وجود میں آیا اور ہر قوم و نسل کے لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے سے آپ کی شہرت زمین کے کناروں تک پھیلی اور پھیلتی چلی گئی وہاں آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ اگرچہ پیشگوئی میری ذات میں پوری ہو چکی ہے، لیکن میرے کارناموں کے زندہ رہنے اور ان کے نئی وسعتوں سے ہمکنار ہونے کے نتیجہ میں اپنے دائمی ثمرات کے لحاظ سے یہ پیشگوئی آئندہ بھی پوری ہوتی چلی جائے گی۔ چنانچہ آپ نے علی الاعلان فرمایا:

"میں اسی خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام ہمیشہ دنیا میں قائم رہے گا اور گو میں مر جاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔"

(بحوالہ ٹریکٹ "روح پرور خطاب" شائع کردہ نظارت اصلاح وارشاد)

سو اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مصلح موعود کا نام اور آپ کا کام آج بھی دنیا میں قائم ہے بلکہ قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر نافلۂ موعود سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ الودود کے موجودہ عہدِ مبارک میں آپ کے کام میں پہلے سے کہیں بڑھکر وسعت پیدا ہونے کے نتیجہ میں آپ کا نام اور آپ کا کام نمایاں سے نمایاں تر اور روشن سے روشن تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ آج مشرق و مغرب کے آخری کناروں تک بسنے والی اقوام کے لاکھوں لاکھ افراد آپ کے لیے خدا تعالےٰ سے رحمت کی دعائیں مانگ مانگ کر خود آپ ہی کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کو دنیا پر آشکار کر رہے ہیں ؎

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اِس فدائی پہ رحمت خدا کرے

آج سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں سکیم اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے ذریعہ دنیا کے ہر خطہ اور علاقہ میں دینِ حق کے غلبہ کی شکل میں جو انقلاب عظیم رونما ہو رہا ہے وہ اِس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ مصلح موعود کا نام اور کام آج بھی قائم ہے اور آئندہ بھی قائم رہے گا وہ درخشندہ سے درخشندہ تر ہوتا چلا آ رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا چلا جائے گا۔ مشرق و مغرب میں لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید کی اشاعت، سینکڑوں اور ہزاروں جماعتوں کا قیام بالخصوص مغربی افریقہ کے ممالک میں سینکڑوں نئی مساجد کی تعمیر، سینکڑوں پرائمری سکولوں اور درجنوں سیکنڈری سکولوں اور درجنوں ہی ہسپتالوں کا اجراء، پھر ڈنمارک، سویڈن اور ناروے میں مساجد کی تعمیر اور خاص طور پر سات سو سال کے طویل وقفہ کے بعد سپین میں سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا یہ انقلاب انگیز اقدامات کیا اس امر کا منہ بولتا ثبوت نہیں ہیں کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کی عظمت پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ آشکار ہوتی چلی آ رہی ہے اور مصلح موعود اور نافلۂ موعود کا نام اور کام روشن سے روشن تر ہوتا چلا آ رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان خدائے واحد پر ایمان لا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوں گے اور ان کی نسلیں قیامت تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرتی چلی جائیں گی۔

الغرض جس پہلو سے بھی دیکھا جائے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی ایک نہایت مہتم بالشان پیشگوئی ہے اس کی عظمت روز بروز آشکار ہوتی چلی آ رہی ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا جو اس کی عظمت کو پہلے سے بڑھکر شان کے ساتھ آشکار کرنے کا موجب نہ بنتا ہو اور ہمیں ہر روز بڑھنے والی ذمہ داریوں سے آگاہ نہ کرتا ہو۔ ہر دن جو طلوع ہوتا ہے وہ ہمارے سامنے غلبۂ اسلام کی جدوجہد کا ایک نیا میدان کھولنے کا موجب بنتا ہے اور ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اخلاص و وفا اور خدمت و فدائیت کے پہلے سے بڑھ کر نمونے دکھائیں ایسے شاندار نمونے جو آنیوالی نسلوں کے لیے مشعل راہ کا بھی کام دیں اور مہمیز کا بھی ★

تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا

منظوم کلام حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مری ہر بات کو تُو نے جلا دی — مری ہر روک بھی تُو نے اُٹھا دی
مری ہر پیشگوئی خود بنا دی — تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا بھی دکھا دی
جو دی ہے مجھ کو وہ کس کو عطا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(دُرِّثمین اُردو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کی بعض اغراض

از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود

(حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ) "اپنے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں ذکر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرمایا ہے کہ یہ پیشگوئی جو دنیا کے سامنے کی گئی ہے۔ اس کی کئی اغراض ہیں۔

اوّل: یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے کہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت سے نجات پائیں اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آئیں۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ اس پیشگوئی نے چار سو سال کے بعد پورا ہونا ہے تو اس کے معنے یہ بنیں گے کہ میں نے یہ پیشگوئی اس لیے کی ہے کہ جو آج زندگی کے خواہاں ہیں وہ بے شک مرے رہیں چار سو سال کے بعد ان کو زندہ کر دیا جائے گا۔ یہ فقرہ بالبداہت باطل اور غلط ہے۔ آپ فرماتے ہیں یہ چلّہ اس لیے کیا گیا ہے تاکہ وہ لوگ جو دین اسلام سے منکر ہیں ان کے سامنے خدا تعالیٰ کا ایک زندہ نشان ظاہر ہو اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی کرامت کا انکار کر رہے ہیں ان کو ایک تازہ اور زبردست ثبوت اس بات کا مل جائے کہ اب بھی خدا تعالیٰ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ وہ الہامی الفاظ جو اس پیشگوئی کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہیں یہ ہیں کہ

"خدا نے کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔"

اب اگر ان لوگوں کے نظریہ کو صحیح سمجھ لیا جائے جو یہ کہتے ہیں کہ مصلح موعود تین چار سو سال کے بعد آئے گا۔ تو اس فقرہ کی تشریح یوں ہوتی ہے کہ یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے تاکہ وہ لوگ جو آج زندگی کے خواہاں ہیں مرے رہیں اور چار سو سال کے بعد ان کی نسلوں میں سے بعض لوگوں کو زندہ کر دیا جائے گا، مگر کیا اس فقرہ کو کوئی شخص بھی صحیح تسلیم کر سکتا ہے۔

دوسرے یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی تھی تا دین اسلام کا شرف ظاہر ہو اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر عیاں ہو۔ اس فقرہ کے صاف طور پر یہ معنے ہیں کہ دین اسلام کا شرف اس وقت لوگوں پر ظاہر نہیں۔ اسی طرح کلام اللہ کا مرتبہ اس وقت لوگوں پر ظاہر نہیں۔ مگر کہا یہ جاتا ہے کہ خدا نے یہ پیشگوئی اس لیے کی ہے تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ آج سے تین سو سال کے بعد یا چار سو سال کے بعد جب یہ لوگ بھی مر جائیں گے ان کی اولادیں بھی مر جائیں گی اور انکی اولادیں بھی مر جائیں گی لوگوں پر ظاہر کیا جائے۔ جب نہ پنڈت لیکھرام ہوگا نہ منشی اندرمن مراد آبادی ہوگا نہ ان کی اولادیں ہوں گی اور نہ ان اولادوں کی اولادیں ہونگی اس وقت دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کیا جائے گا۔ بتاؤ کہ کیا کوئی بھی شخص ان معنوں کو درست سمجھ سکتا ہے۔

تیسرے آپ نے فرمایا۔ یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے تاکہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اس کے معنے بھی ظاہر ہیں کہ حق اس وقت کمزور ہے اور باطل غلبہ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایسا نشان ظاہر ہو کہ عقلی اور علمی طور پر دشمنانِ اسلام پر حجت تمام ہو جائے اور وہ لوگ اس بات کو ماننے پر مجبور ہو جائیں کہ اسلام حق ہے۔ اور اس کے مقابل میں جسقدر مذاہب کھڑے ہیں وہ باطل ہیں۔

چوتھے غرض اس پیشگوئی کی یہ بیان کی گئی تھی کہ تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اب یہ غور کرنے والی بات ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو اس صورت میں کس طرح قادر سمجھ سکتے ہیں اگر یہ کہہ دیا جاتا کہ تین سو سال کے بعد یا چار سو سال کے بعد ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے تم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے کہ اسلام کا خدا قادر ہے۔ ایسی پیشگوئی کو لیکھرام کیا اہمیت دے سکتا تھا یا وہ لوگ جو اس وقت دینِ اسلام پر اعتراضات کر رہے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نشانات کو باطل قرار دے رہے تھے اسلام کو ایک مردہ مذہب قرار دے رہے تھے ان پر کیا حجت ہو سکتی تھی کہ تم چار سو سال کے بعد خدا تعالیٰ کو قادر سمجھنے لگ جاؤ گے۔ چار سو سال کے بعد پوری ہونے والی پیشگوئی سے وہ لوگ خدا تعالیٰ کو کس طرح قادر سمجھ سکتے تھے۔ وہ تو یہی کہتے کہ ہم ان زبانی دعوؤں کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ چار سو سال کے بعد ایسا ہو جائے گا۔ یہ تو ہر کوئی کہہ سکتا ہے۔ بات تب ہے کہ ہمارے سامنے نشان دکھایا جائے اور اسلام کے خدا کا قادر ہونا ثابت کیا جائے۔

پانچویں غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اگر اس پیشگوئی نے چار سو سال کے بعد ہی پورا ہونا تھا تو اس زمانہ کے لوگ کس طرح یقین کر سکتے تھے کہ خدا تعالیٰ حضرت ..... (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ساتھ ہے۔"

چھٹی غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور اس کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اس کے معنی بھی یہی بنتے ہیں کہ وہ لوگ جو میرے زمانہ میں اسلام کی تکذیب کر رہے ہیں اُن کے سامنے میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ انہیں اسلام کی صداقت کی ایک بڑی کھلی نشانی ملے گی مگر ملے گی چار سو سال کے بعد۔ جب موجودہ زمانہ کے لوگوں بلکہ ان کی اولادوں اور ان کی اولادوں میں سے بھی کوئی زندہ نہیں ہوگا۔

ساتویں آپ نے بیان فرمایا کہ یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے تاکہ مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے اور پتہ لگ جائے کہ وہ جھوٹے ہیں چار سو سال کے بعد آنے والے وجود سے اس زمانہ کے لوگوں کو کیونکر پتہ لگ سکتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے تھے۔"

"(الموعود (تقریر ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء بر موقع جلسہ سالانہ) صفحہ ۳۸ تا صفحہ ۴۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"

مکرم خلیل احمد صاحب دفتر وقف جدید ربوہ

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نہایت ہی اہم دن ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مخالفینِ اسلام کو زندہ و تابندہ نشان دکھانے کے لیے خدا تعالیٰ کے حضور جو دعائیں کی تھیں یہ ان کی قبولیت کا دن ہے۔ آج کے دن آپ نے ایک اولوالعزم فرزند کے پیدا ہونے اور اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کے غیر معمولی سامان ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ یہ پیشگوئی عرف عام میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پسر موعود کی پیشگوئی سبز رنگ کے اوراق پر شائع فرمائی اور اس پیشگوئی کو اپنی اور اسلام کی صداقت کا نشان قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا

"ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا
وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی
ذریت و نسل ہوگا"

یہ الفاظ مصلح موعود کی پیشگوئی کا ایک حصہ ہیں۔ اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ حضرت اقدس کو ایک ایسا لڑکا عطا کیا جائے گا جو غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک ہوگا اور وہ لڑکا عنقریب دیا جائے گا۔ ظاہر ہے یہ پیشگوئی حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے قریب کے زمانہ میں پوری ہونی چاہیئے تھی ورنہ اس نشان کی افادیت اور اہمیت مفقود ہو جاتی۔

یہ موعود لڑکا (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد) ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا اور حضرت اقدس نے اسی روز شرائط بیعت کا اعلان فرما کر جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اس سے ایک اہم تعلق واضح ہو جاتا ہے جو حضرت مصلح موعود کی پیدائش کو جماعت احمدیہ کے قیام اور غلبۂ اسلام سے ہے۔

اس پیشگوئی کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ آئندہ دین حق کی ترقی احمدیت سے ہی وابستہ ہے اور اس پودے کی آبیاری اور سرسبزی و شادابی ایک ایسے مصلح کی متقاضی تھی جسے روحانی اور جسمانی دونوں لحاظ سے نسبتِ تام کا شرف حاصل ہو، اس لیے فرمایا:

"وہ تیرے ہی تخم سے تیری ہی
ذریت و نسل ہوگا"

لفظ "ذریت" تو بے شک نسل پر دلالت کرتا ہے جس میں زمانی لحاظ سے بعد بھی ہو سکتا ہے، لیکن لفظ "تخم" نے معین کر دیا ہے کہ وہ آپ ہی کی جسمانی اولاد میں سے ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ تخصیص کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ اس کی ضرورت اس لیے تھی کہ یہاں تخم ذریت و نسل کے الفاظ خاص طور پر استعمال نہ کئے جاتے تو جس نشان کی خبر دی گئی تھی اس کی کوئی اہمیت نہ رہتی۔ یہ الفاظ اس لیے بھی ضروری تھے کہ یہ نشان آپ کے زمانۂ قریب میں دکھایا جانا تھا اور ایسا بیٹا حقیقتاً جسمانی لحاظ سے بھی آپ ہی کے تخم اور آپ ہی کی ذریت و نسل میں سے ہونا ضروری تھا۔ الغرض یہ الفاظ واضح کرتے ہیں کہ یہ لڑکا جسمانی لحاظ سے بھی آپ ہی کا لڑکا ہونا چاہیئے تھا ورنہ اس پیشگوئی میں خاص طور پر ان الفاظ پر زور دینے کی ضرورت نہیں تھی۔

سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ خود حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی نظر میں وہ پسر کون ہے۔ حضور سراجِ منیر میں فرماتے ہیں:۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لیے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی معیاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶)

حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

"سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہو گیا کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے کہ اگر خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو۔"

حضور نزول المسیح میں فرماتے ہیں:۔

"مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکا پیدا ہونے کی بشارت دی۔ چنانچہ قبل از ولادت بذریعہ اشتہار کے وہ پیشگوئی شائع ہوئی پھر بعد اس کے وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بھی رؤیا کے مطابق محمود احمد رکھا گیا اور یہ پہلا لڑکا ہے جو سب سے بڑا ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۹۴)

حضور تریاق القلوب میں فرماتے ہیں:۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ "محمود"

تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع ہونے کے لیے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔۔۔۔ محمود جو میرا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔ پیشگوئی کی گئی۔۔۔۔ جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر تکمیلِ تبلیغ موٹے قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں اور اس کے صفحہ ۴ میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے ؎

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ زرہ دور آمدہ

(تریاق القلوب صفحہ ۹۳-۹۴)

اسی طرح حضور حقیقۃ الوحی میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیدائش کو اپنی صداقت کا چونتیسواں نشان تحریر فرمایا ہے۔ آپ انہیں پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تب خدا نے ایک دوسرے لڑکے کی نسبت مجھے بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحے میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود ہے۔۔۔۔ یہ ہے عبارت سبز اشتہار کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ وہ پسر جس کا وعدہ دیا گیا تھا مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی تھے۔ حضور کو اس کا اسقدر احساس تھا کہ آپ اس کی عمر کا حساب رکھتے بلکہ اپنی زیر تصنیف کتب میں اس کا ذکر ایک ایسی پیشگوئی کے رنگ میں فرماتے جو گویا پوری ہو چکی ہو اور اسی لیے آپ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب سے غیر معمولی سلوک روا رکھتے ان کی صحت تعلیم اور اخلاق کی خاص طور پر نگرانی فرماتے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت مولانا نور الدین کی نظر میں

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے بعد جب تمام جماعت نے حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کو اپنا مطاع تسلیم کر لیا تو آپ نے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنی سب سے پہلی تقریر میں حضرت سیدنا مرزا محمود احمد کے بارہ میں جو کلمات کہے ان سے بھی پتہ لگتا ہے کہ آپ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظر میں بھی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد ہی تھے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں دنیا میں ظاہر داری کا خواہش مند نہیں اگر خواہش ہے تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اس خواہش کے لیے میں دعائیں کرتا ہوں اور قادیان بھی اسی لیے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ میں نے اسی فکر میں کئی دن گزارے کہ ہماری جماعت کا حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگا اس لیے میں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے حضرت صاحب کے اقارب میں تیس آدمی موجود ہیں اول میاں محمود وہ میرا بھائی بھی ہے اور بیٹا بھی اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں۔"

(اخبار بدر ۲ رجون ۱۹۰۸ء)

پھر ایک اور موقع پر حضرت پیر منظور محمد صاحب لدھیانوی مصنف قاعدہ یسرنا القرآن نے آپ سے عرض کیا کہ

"مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات پڑھ کر پتہ مل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔"

اس پر حضرت مولانا نورالدین صاحب نے فرمایا:۔

"ہمیں تو پہلے سے ہی معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم حضرت میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔"

جناب پیر صاحب نے حضرت مولانا نورالدین کے الفاظ قلم بند کر کے ان کی خدمت میں تصدیق کے لیے پیش کئے چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا کہ:۔

"یہ الفاظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔"

(دستخط نورالدین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۲ از پسر موعود مصنفہ پیر منظور محمد صاحب ص۲۸)

۱۹۱۱ء میں قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت مولانا نورالدین صاحب شدید بیمار ہو گئے آپ نے ایک وصیت لکھی تھی۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ آپ کے بعد مرزا محمود احمد خلیفہ ہوں آپ نے اس وصیت کو مخفی رکھا۔ بعد میں جب آپ صحت یاب ہو گئے تو آپ نے اس وصیت کو ضائع کر دیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے کہ فی الواقع اس وصیت میں آپ نے خلافت کے لیے حضرت مرزا محمود احمد صاحب کا ہی نام لکھا تھا۔

الغرض حضرت مولانا نورالدین کے ارشادات سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ آپ کی نظر میں پسر موعود حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد ہی تھے پس آپ کی یہ شہادت پیشگوئی کے پورا ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔

سلسلہ احمدیہ کے بزرگ اور علماء سبھی سمجھتے تھے کہ پسر موعود کی تمام خصوصیات صاحبزادہ مرزا محمود احمد میں پائی جاتی ہیں چونکہ آپ نے خود اس کا دعویٰ نہیں کیا تھا اس لیے جب آپ ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ کے امام بنے تو اس پر غیر مبائعین نے جو پہلے آپ کو ہی پسر موعود جانتے تھے اس پیشگوئی پر اعتراض کرنا شروع کر دیا اور سلسلہ احمدیہ کے علماء نے اس کے جواب میں قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کو پسر موعود ثابت کیا تو غیر مبائعین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مدعی سست اور گواہ چست والا معاملہ ہے غیر مبائعین سے ایک مناظرہ کے سلسلہ میں اور خاص طور پر پسر موعود کی پیشگوئی کے بارہ میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں چند سوال بھجوائے۔ حضور نے ان سوالات کے جواب ایک خط کی صورت میں تحریر فرمائے۔ حضور کے خط کا متن درج ذیل ہے۔

مکرمی مولوی ابوالعطاء صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اول میرے نزدیک مصلح موعود بہر حال حضرت... (بانی جماعت سلسلہ احمدیہ) کی موجودہ اولاد میں سے ایک لڑکا ہے نہ کہ آئندہ زمانہ میں آنے والا کوئی فرد۔

دوم۔ میرے نزدیک جس حد تک میں نے اس پیشگوئی کا مطالعہ کیا ہے اس کی نوے فیصدی باتیں میرے زمانے کے کاموں سے مطابق ہیں۔

سوم۔ چونکہ میں اس پیشگوئی کے موعود کے لیے دعویٰ کو شرط قرار نہیں دیتا۔ اس لیے میرے نزدیک میرے لیے دعویٰ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں میں سمجھتا ہوں کہ اس پیشگوئی کی جو غرض ہے وہ بڑی حد تک میرے ذریعہ سے پوری کر دی ہے، لیکن میں اس میں تعجب کی بات نہیں دیکھتا، اگر میرے بھائیوں میں سے کسی دوسرے کے ذریعہ سے بھی اس قسم کے کام یا ان سے بڑھکر کام خدا تعالیٰ کروائے۔

خاکسار

دستخط مرزا محمود احمد

۶/۱۸/۳۷

مندرجہ بالا خط سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو یقین تھا کہ مصلح موعود میں ہی ہوں۔ اس کے باوجود آپ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا کیونکہ آپ مصلح موعود کے لیے دعویٰ کو شرط قرار نہیں دیتے تھے۔ باوجودیکہ مصلح موعود کی تمام صفات آپ میں موجود تھیں، باوجودیکہ مصلح موعود کے تمام کام آپ ہی نے سرانجام دیئے مگر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ نہ فرمایا۔

دوسری طرف غیر مبائعین نے پسر موعود کی پیشگوئی کی نئی توجیہات نکالنی شروع کر دیں، کہ وہ پسر موعود ایک سو سال کے بعد پیدا ہوگا۔ کوئی یہ کہتا کہ وہ پسر موعود تین یا چار سو سال کے بعد پیدا ہوگا۔

اس پر خدا تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت امام جماعت احمدیہ کو ۷ رجنوری ۱۹۴۴ کو کشف کے ذریعہ واضح طور پر بتا دیا کہ آپ ہی وہ مصلح موعود ہیں جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے تو آپ نے برملا اور حلفیہ طور پر اس کا اعلان فرمایا۔

"میں اس واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی نہیں بچ سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں نمبر ۱۳ اپٹل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان پر یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا پر قائم ہوگی۔"

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

حضرت مصلح موعود اپنے دعویٰ مصلح موعود کے بارے میں مزید فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے ....پیشگوئی کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور... کہ وہ (جو) اسلام اور رسول کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا اور اس کا وجود خدا کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا وہ میں ہی ہوں اور میرے ذریعہ ہی وہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں جو ---- (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

حضرت مصلح موعود نے اپنے دعویٰ مصلح موعود کو ایسے مدلل رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا کہ کسی کو انکار کی جرأت نہ ہوئی آپ نے بڑی وضاحت سے بتایا کہ سابقہ پیشگوئیوں کے مطابق جس مصلح موعود نے آنا تھا اور اس کی جو صفات بیان کی گئی تھیں وہ تمام صفات مجھ میں پائی جاتی ہیں اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود مشاورت میں تقریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اس پیشگوئی کے مطابق جو... (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے ذریعہ اسلام کے غلبہ اور اس کے احیاء کے متعلق کی گئی اور جس میں حضرت... (بانی سلسلہ احمدیہ) کا ایک نائب مقرر کیا گیا تھا جو شخص لوگوں کی اصلاح کے لیے آنے والا تھا اور جس کا اپنوں اور بیگانوں میں ایک لمبے عرصہ تک انتظار کیا جاتا رہا وہ میں ہی ہوں اور مجھے خدا نے بتایا تھا کہ یہ پیشگوئی اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ میرے وجود میں پوری کی گئی ہے سات جنوری ۱۹۴۴ء کو یہ انکشاف مجھ پر ہوا تھا اور اب دو سال تین ماہ کی مدت میرے دعویٰ مصلح موعود کے اعلان پر گزر چکی ہے۔ دو سال اور تین مہینے کی مدت کوئی معمولی مدت نہیں۔"

(تقریر مشاورت ۱۹۴۶ء از الفضل ۱۹۶۴ء)

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴
مشہور دواخانہ
(رجسٹرڈ)
ہو چکا ہے
ربوہ فون نمبر ۶۳۸
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان رح

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ (حکیم نظام جان مرحوم والا)
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
کراچی ۹۲۹/۷ طارق روڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کے کارنامے

(مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ لاہور)

انسان کی شخصیت اُس کے کارناموں کی عکاسی کرتی ہے۔ جسقدر کسی کی شخصیت عظیم اور بلند پایہ ہوگی۔ اُسی قدر اُس کے کارنامے عظیم الشان ہونگے۔ اس لیے حضرت المصلح الموعود کے درخشندہ کارناموں کا تذکرہ کرنے سے پیشتر کسی قدر اختصار کے ساتھ آپ کے عظیم الشان مقام کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت المصلح الموعود جیسے عظیم الشان انسان دنیا میں شاذ ہی تشریف لاتے ہیں۔ آپ کے وجودِ باوجود کی عظمت و رفعت کا اندازہ اُس پیشگوئی سے ہو سکتا ہے۔ جو یہود کی کتاب احادیث "طالمود" میں پائی جاتی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"IT IS SAID THAT HE (THE MESSIAH) SHALL DIE AND HIS KINGDOM DECEND TO HIS SON AND GRA--NDSON." [1]

ترجمہ:۔ "اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ اُس کی وفات کے بعد اُس کی بادشاہت (آسمانی بادشاہت) اُس کے فرزند اور پھر اس کے پوتے کی طرف منتقل ہوگی۔"

شاہ نعمت اللہ ولی امام مہدی کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم [2]

ترجمہ:۔ "جب اُس کا دَور مبارک پایۂ تکمیل کو پہنچے گا تو میں دیکھتا ہوں کہ اُس کا بیٹا اُس کی یادگار ہوگا۔"

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کے بارے میں ان کے عظیم باپ کو یہ خبر دی۔

"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا ..... مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء کأن اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا ..... وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔" [1]

حضور کے کارہائے نمایاں

اس جلیل القدر امام، مہتم بالشان انسان، سپہ سالار احمدیت، جیدار اور باعمل بطل جلیل کے تمام کارہائے نمایاں کو احاطۂ تحریر میں لانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ دریا کو کوزے میں بند نہیں کیا جا سکتا، بجلی کو رسیوں میں باندھا نہیں جا سکتا طوفان کو زنجیروں میں جکڑا نہیں جا سکتا۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ مصلح موعود کے زریں کارناموں کو قیدِ تحریر میں لایا جا سکے۔

یہ جلیل القدر انسان پچاس سال سے زائد عرصہ تک جماعت احمدیہ کا قائد اور رہنما رہا اس بابرکت، کامیاب و کامران، مظفر و منصور، مبارک و مسعود، شاہد و مشہود، عامر و معمور وجودِ باوجود کے دَور میں مخالفانہ ہواؤں کے کئی طوفان اُٹھے اور اندرونی و بیرونی فتنوں نے جنم لیا۔ مستریوں کا فتنہ اُٹھا۔ مصریوں نے سر اُٹھایا۔ شدھی کا ریلا، عیسائیوں کی ریشہ دوانیاں۔ ۱۹۵۳ء کا طوفان۔ غرض کتنے خطرناک اور ہلاکت خیز طوفان اُٹھے جو اسے اپنی زد میں لے کر (خاکم بدھن) نیست نابود اور ناکام و نامراد کرنا چاہتے تھے، لیکن خدا تعالیٰ کے اس قائم کردہ لیڈر، اولوالعزم امام، وسیع النظر اور صاحب فراست انسان، ایک نہایت زیرک اور معاملہ فہم بزرگ اور غیر معمولی نکتہ رس و نکتہ پرور ہادی نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ بلکہ ایک ہونہار اور قابل ترین ملاح کی طرح احمدیت کی ناؤ کو آگے ہی آگے بڑھاتا گیا۔ یہاں تک کہ ایک وقت آگیا کہ وہ بیج جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بویا تھا اور جس کی آبیاری حضرت مولانا حکیم نورالدین نے کی تھی۔ وہ ایک تناور اور بار آور درخت بن گیا۔ جس کی شاخیں مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں پھیل گئیں اور مولوی ظفر علی خاں شدید مخالفت کے باوجود یہ لکھنے پر مجبور ہوگئے کہ

"(احمدیت) ایک تناور درخت ہو چکا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔" [1]

استحکامِ ظہورِ قدرتِ ثانیہ کے سلسلہ میں حضور کی خدمات

اسلام کا یہ کامیاب و کامران جرنیل، باغِ احمد کا غنچہ، سلیم الفطرت انسان، جرأت کا نشان، گوہرِ نایاب، لعل بے بہا تقریباً باون سال تک جماعت احمدیہ کی پاسبانی کرتا رہا۔ وہ نورانی پیکر جس کے مسند امامت پر متمکن ہونے سے صدیوں کے اندھیرے چھٹ گئے۔ جس نے جماعت احمدیہ کی قیادت کی مسند پر متمکن ہوتے ہی غیر مبایعین کا سر کچلا اور ہمیشہ کے لیے اُن کی قوت و طاقت کو مفلوج کر کے رکھدیا۔ فتنہ پرداز لوگوں کے قلع قمع کے بعد مسئلہ ظہورِ قدرتِ ثانیہ کی ضرورت اور اہمیت اور اُس کی برکات و فیوض کو اپنے عمل اور تصانیف و تقاریر سے اس قدر واضح اور بیّن کر دیا کہ آج جماعت احمدیہ نے ایک مضبوط حیثیت حاصل کر لی ہے اور اسی مرکزیت کی وجہ سے دنیا سے اپنی فعالیت اور حسنِ کارکردگی کا لوہا منوا رہی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے جماعت احمدیہ میں امامت کو اس درجہ مضبوط و مستحکم کر دیا کہ پھر کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی۔ اگرچہ لاکھوں اور کروڑوں مخالفینِ شمع احمدیت اس نور کو بجھانے کی کوشش کریں وہ ناکام و نامراد رہیں گے۔ جو سانپ اس الٰہی سلسلہ کے ڈسنے کو سر نکالے گا وہ کچلا جائے گا۔ چنانچہ آپ اپنے بعد آنے والے امام جماعت احمدیہ کو بشارت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پس میں ایسے شخص کو ..... بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالےٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہوگا۔ تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکریں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔" [1]

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ کی بنیاد

خدا تعالیٰ کے اس بہادر پہلوان، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے والہ و شیدا، عاشق یکتا کا سب سے بڑا شہرۂ آفاق مذہبی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے سرورِ دو عالم سید الاوّلین والآخرین، فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی بلند و بالا شان، مناقب عالیہ اور محامد حسنہ کے اظہار اور آپ کے ممتاز فضائل و خصائص کو ساری قوموں اور ملتوں پر آشکار کرنے کے لیے جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کی بنیاد ڈالی۔ چنانچہ ۱۹۲۸ء سے تمام مسلمان عموماً اور جماعت احمدیہ خصوصاً ہر سال ایک ایسا دن مناتی ہے جس دن سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرنے کے علاوہ آپ کی تعلیمات اور سیرت کے روشن پہلو دنیا کے سامنے لائے جاتے ہیں۔

حضرت فضل عمر کے اس مؤقر مذہبی و روحانی کارنامہ نے لاکھوں بلکہ کروڑوں غیر مسلموں اور مشرکوں کی ذہنیت کو بدل دیا ہے۔ روز بروز عاشقانِ رسولؐ کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ آنحضرتؐ کی اعلیٰ ترین خصوصیت اور ممتاز ترین فضیلت کا اعتراف و اظہار کر کے دن بدن لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔

تنظیمی کارنامے

حضرت فضل عمر کا ایک اور بے مثال درخشندہ

---

[1] طالمود مرتبہ جوزف بارکلے باب پنجم صفحہ ۳۷

[2] قصیدہ نعمت اللہ ولی۔ بحوالہ نشان آسمانی

[1] اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

[1] اخبار زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء

[1] تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنظیمی کارنامہ جس نے تمام اقوامِ عالم کی نگاہیں جماعت احمدیہ کی طرف مرکوز کر دیں یہ ہے کہ آپ نے سلسلہ احمدیہ کے قائم کردہ نظام کو غیر معمولی حالات میں شاندار ترقی اور وسعت دی۔ صدر انجمن احمدیہ میں کئی شعبوں اور نظارتوں کی ایزادی کے علاوہ مجلس شوریٰ کا انعقاد اور محکمہ قضا کا قیام اس تنظیم کے اہم حصے ہیں۔ یہ ایسے کارنامے ہیں جن پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد

یہ مجلس سال میں ایک بار مرکز سلسلہ میں منعقد ہوتی ہے۔ جس میں تمام جماعت ہائے احمدیہ کے منتخب نمائندے شریک ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے ایک ایجنڈا تیار کیا جاتا ہے پھر حضرت امام جماعت احمدیہ یا آپ کے نمائندہ خصوصی کی صدارت میں ممبران مجلس ہذا اس ایجنڈے پر غور و خوض کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی ترقی اور اس کی راہ میں پیش آنے والے مسائل کا حل، آمد و خرچ کا بجٹ پاس کرنا اور نئے سال کے لیے لائحہ عمل تجویز کرنا اسی مجلس کے اہم فرائض میں شامل ہے۔

محکمہ قضاء کا قیام

اس محکمہ کا قیام حضرت مصلح موعود کا ایک ایسا عالی شان اور مدبرانہ کارنامہ ہے۔ جس سے سلسلہ کا ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ اور بہت سا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے احمدیوں کے بیشتر متنازعہ فیہ معاملات اس محکمہ کے ذریعہ چکائے جاتے ہیں۔ حضور کے اس شاندار کارنامے کے مالی، اخلاقی، تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے بہت زیادہ مفید اور دور رس اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

ذیلی تنظیمیں

حضرت مصلح موعود نے جماعت کے مختلف طبقوں کی مؤثر تربیت اور انہیں مستقبل کی اہم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے قابل بنانے کے لیے جماعت کے مرد و زن کو انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ جیسی ذیلی تنظیموں میں تقسیم کیا ہے۔

حضور انور کی دور بین نگاہوں نے اس امر کو بھانپ لیا کہ "طفل امروز قائد فردا" اور آج کی بچیاں کل قوم کی مائیں ہوں گی۔ اس لیے معمر مرد و زن، نوجوان، بچوں اور بچیوں کی تربیت کے علاوہ نوعمر، نوخیز اور نونہال فرزندان احمدیت کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد خواہ مرد ہو یا عورت، نوجوان ہو یا بچہ مقامی انجمن احمدیہ کا ممبر ہونے کے علاوہ جماعت کی کسی نہ کسی ذیلی تنظیم میں بھی شامل ہے۔

حضرت فضل عمر کا یہ ایک ایسا قابل تحسین کارنامہ ہے جس کی داد ہر دوست و دشمن نے دی ہے۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء۔ چنانچہ ایک معاند اور بہت ہی متعصب جریدہ "پیسہ اخبار" کا اقتباس ملاحظہ ہو!

"جماعت احمدیہ کی کامیابی اس کے اعمال کی صداقت کی وجہ سے ہے جہاں تک ولولہ اور جوش اور ایثار اور فدائیت اور اطاعت و تنظیم کا تعلق ہے۔ عیسائیوں کی جماعت جماعت احمدیہ کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی..... اس کے ہر ایک شعبہ میں اس قدر باقاعدگی اور ضابطہ داری اور اصول پرستی ہے جس قدر کہ منظم گورنمنٹ کے مختلف محکموں میں ہوا کرتی ہے لجنہ اماء اللہ کی کارگذاریاں جسقدر اخبارات میں چھپ رہی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ کی نسبت زیادہ مضبوط اور پُرجوش ہوں گی اور احمدی عورتیں اس چمن کو ہمیشہ تازہ دم رکھیں گی۔" [1]

اشاعت اسلام اور حضرت المصلح الموعود

اسلام اپنے پہلے دور میں خصوصاً حضرت فاروق اعظمؓ کے پُرسطوت عہد میں مشرق و مغرب کے تمام ممالک میں پھیل گیا اور جگہ بہ جگہ اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔ اسی طرح اسلام فضل عمر احمدیت کے فائق ترین جرنیل اور موعود علمبردار اسلام کی قیادت میں دنیا کے کونہ کونہ تک پہنچا۔ وہ صدا جو ایک دن ریگستان حجاز اور کعبہ کی پہاڑیوں سے بلند ہوئی تھی اور دیکھتے دیکھتے صحرائے افریقہ میں پھیل گئی۔ وہ صدا جو اس زمانہ میں قادیان کی بستی سے بلند ہوئی تھی اور مصلح موعود کے ذریعہ افریقہ، چین، امریکہ، جاپان، جرمنی، سپین ناروے غرضیکہ دنیا کے کونے کونے اور چپے چپے تک پہنچی۔ اس صدائے حق کی گرج سے شرک و کفر کے بادل چھٹ گئے اور آفتاب اسلام نے جلوہ ریز ہو کر دنیا کے گوشہ گوشہ کو منور و متجلی کر دیا۔

حضرت مصلح موعود کا نہایت ذی شان فاتحانہ کارنامہ جو درحقیقت کئی کارناموں پر مشتمل ہے اور جس پر روشنی ڈالنا ایک بہت بڑی تفصیل چاہتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک میں تبلیغ اور اشاعت اسلام کے لیے مبلغوں اور مبشروں کا ایک جال بچھا دیا۔

آپ کے عہدِ مبارک میں جماعتِ احمدیہ نے کس سرعت سے ترقی کی؟ افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں سے لے کر یورپ و امریکہ کے شاہی ایوانوں تک اسلام پہنچا اور وہاں صدائے حق بلند ہوئی۔ وہ قلوب جو عرصہ دراز سے آب حیات سے محروم تھے انہیں آب حیات سے سیراب کیا۔ تثلیث و الحاد کے قلعوں کو ریزہ ریزہ کر کے وہاں نور اسلام کی شمعیں فروزاں کیں۔

سارے یورپ اور امریکہ، ایشیا، افریقہ اور کل جزائر کو آفتاب اسلام کی ضیاء پاش کرنوں سے منور کرنے کے لیے اٹل ارادہ کے ساتھ اپنے سپاہیوں کو ایک خاص سکیم اور تربیت کے ساتھ دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دیا۔ اس کام کی سرانجام دہی کے لیے آپ نے ۱۹۱۹ء میں "نظارت دعوۃ و تبلیغ" کا ادارہ قائم کیا۔ ایک "انجمن ترقی اسلام" بنائی۔ دنیا کے چپہ چپہ میں توحید اور اشاعتِ اسلام کے مراکز قائم کیے۔ مساجد تعمیر کروائیں۔ مدارس کھولے۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید اور کتب سلسلہ کے تراجم کروائے اور اخبارات و جرائد جاری کروائے۔

تحریکِ جدید

اشاعتِ اسلام کے کام کو مضبوط سے مضبوط تر اور مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کے لیے حضرت مصلح موعود نے خدائی منشاء کے مطابق تحریک جدید کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۳۴ء میں جب احرار نے قادیان کی (نعوذ باللہ) اینٹ سے اینٹ بجا دینے کا ارادہ کیا تو حضور نے القاء الٰہی سے ایک تحریک کی بنیاد رکھی۔ یہ عظیم اور مہتم بالشان تحریک جس نے چند سالوں میں ہی عیسائیت کی عظیم الشان طاقتوں کے طلسم کو پاش پاش کر دیا اور دشمنان اسلام اور احمدیت کو پسپت و پائمال کر دیا۔ "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہے۔ مذکورہ تحریک کی غرض و غایت محرک کے الفاظ میں درج ذیل ہیں۔

"تحریک جدید کو اس لیے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔" [1]

وقفِ جدید

۱۹۵۷ء میں اندرونِ پاکستان میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ کی تربیت کے لیے حضرت المصلح الموعود نے "وقف جدید" کے نام سے ایک تحریک پیش کی۔ اس تحریک کے اغراض و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے حضور انور فرماتے ہیں۔

"میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں۔ وہ براہ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ ان سے ایسے رنگ میں کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں اور مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اسی ملک میں کام کرتے جائیں۔" [2]

حضرت مصلح موعود کی تبلیغی جدوجہد اور اکناف عالم میں اشاعت اسلام آپ کا ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جس کا اقرار کیے بغیر دشمن بھی نہیں رہ سکے۔ ہمارے مخالف ترین اخبار "الفتح" کے ایڈیٹر نے ۱۳۵۱ھ میں لکھا:

"میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی انہوں نے بذریعہ تقریر و تحریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی ہے اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بصرف زر کثیر اپنے دعویٰ کو تقویت پہنچائی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی انجمنیں منظم کر کے زبردست حملہ کیا ہے اور ایشیا۔ یورپ، امریکہ اور افریقہ میں ان کے اپنے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں، لیکن تاثیرات و کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔" [2]

علمی کارنامے

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا یہ لخت جگر، علم و معرفت کا دریا۔ روحانیت کا ایک سمندر، فوق العادت فصیح اللسان اور سب سے بڑھ کر سخت ذہین و فہیم علوم ظاہری و باطنی سے مملو، باکمال ادیب، بلند پایہ شاعر، عظیم مصنف، بے بدل مقرر اور لاجواب مؤرخ تھا۔ جس کے نوکِ قلم سے توحید باری تعالیٰ، رسالت نبی کریمؐ۔ صداقت مسیح موعود وفاتِ مسیح ناصری، خلافت احمدیہ اور نوع انسان کی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اہلی، سیاسی اور قومی زندگی پر لعل و جواہر سے بھرپور مضامین نکلے اسلام کا یہ جلیل القدر داعی، عاشقِ کلام پاک، مصلحین امت کی گوناگوں صفات کا مرقع اور دورِ حاضر کا عظیم ترین مذہبی و دینی رہنما۔ جو دنیا کے علوم و فنون میں یکتائے روزگار تھا۔ کوئی بی اے۔ ایم اے یا فاضل نہ تھا۔ خدائے ذوالجلال نے آپ کو علم الدنی عطا کیا تھا اور اپنے صحیفہ پاک کے رموز و معانی سمجھنے اور سمجھانے کی ایسی معرفت اور صلاحیت

---

[1] پیسہ اخبار ۱۱ نومبر ۱۹۲۲ء

[1] خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء

[1] الفضل مورخہ ۶ فروری ۱۹۵۸ء

[2] الفتح ۲ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ القاہرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطا کی تھی کہ دنیا کے دقیق ترین علمی، سیاسی، اقتصادی اور صنعتی عقدوں اور الجھنوں کا حل آپ نے قرآن مجید سے ہی کیا۔

آپ کی زبان نہایت صاف اور شستہ تھی۔ آپ نے کئی کئی گھنٹوں تک علمی مضامین پر تقاریر کیں وہ تقاریر اس قدر سادہ اور عام فہم ہوتی تھیں کہ ہر سننے والا خواہ وہ عالم ہو یا جاہل یکساں فائدہ اُٹھاتا تھا۔ ایک موقعہ پر لاہور میں آپ نے ہسٹاریکل سوسائٹی کے ممبر ہونے کی حیثیت سے "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کے موضوع پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ جلسہ کے اختتام پر صدر مجلس جو کہ اسلامیہ کالج کا ایک مایۂ ناز پروفیسر تھا حضور کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

"حضرات! میں نے بھی کچھ تاریخی اوراق کی ورق گردانی کی ہے اور آج شام کو جب میں اس ہال میں آیا تو مجھے خیال تھا کہ اسلامی تاریخ کا بہت سا حصہ مجھے بھی معلوم ہے اور اس پر میں اچھی طرح رائے زنی کر سکتا ہوں، لیکن اب مرزا صاحب کی تقریر کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں ابھی طفل مکتب ہوں اور میری علمیت کی روشنی اور جناب مرزا صاحب کی علمیت کی روشنی میں وہی نسبت ہے جو اس لیمپ (جو میز پر تھا) کی روشنی اور بجلی کے لیمپ کی روشنی (جو اوپر آویزاں تھا) میں ہے۔"[1]

حضور اعلیٰ درجہ کے مصنف بھی تھے۔ قرآن مجید کے حقائق و معارف بیان کرنے میں آپ کو خاص ملکہ تھا۔ آپ کی بے شمار تصانیف و تقاریر میں سے چند کتب کا ذکر کرتا ہوں۔ تفسیر کبیر، تفسیر صغیر، سیرت خاتم النبیین، نبیوں کا سردار، حقیقت النبوۃ۔ اسلام کا اقتصادی نظام، اسلام اور ملکیت زمین، نظام نو، احمدیت یعنی حقیقی اسلام، دعوت الامیر (والئ افغانستان کو دعوت حق) سیر روحانی، ملائکۃ اللہ۔ وغیرہ۔

ہر متعصب سے متعصب انسان بھی آپ کی تصنیف تفسیر کبیر پڑھ کر آپ کی علمیت کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ ہندوستان کے مشہور اہل قلم اور محقق ادیب علامہ نیاز فتح پوری تفسیر کبیر جلد سوم کے مطالعہ کے بعد لکھتے ہیں۔

"یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحر علمی، آپ کی وسعتِ نظر آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔"[2]

[1] ایک خوفناک سازش ص۱۹۴ مؤلفہ مظہر علی اظہر

[2] بحوالہ الفرقان فضل عمر نمبر

مولوی ظفر علی خان مخالفین احمدیت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"کان کھول کر سنو، تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔"[1]

قومی، ملکی اور سیاسی خدمات

خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کو صرف باطنی علوم سے ہی وافر حصہ عطا نہیں کیا، بلکہ پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق ظاہری علوم سے بھی نوازا تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کے اس قائدانہ صلاحیتوں کے مالک اور فاتح جرنیل، مدبر، مفکر، سیاست دان، حب الوطنی کے جذبہ سے معمور، ہمدرد انسانیت، مسلمانوں کے بہی خواہ اور عظیم رہنما نے قدم قدم پر اہم سیاسی مسائل میں مسلمانوں کی راہنمائی کی اور مسلمان قوم کے لیے اہم۔ قومی، ملکی، سیاسی اور علمی خدمات سرانجام دیں۔ تحریک ہجرت و ترک موالات میں مسلمانوں کی رہنمائی کی۔ مذہبی پیشواؤں کی عزت و ناموس کے احترام کے لیے قانون پاس کروانا، ملکانوں میں فتنۂ ارتداد کا مقابلہ، سائمن کمشن و گول میز کانفرنس سے متعلق تصانیف، قیام پاکستان اور استحکام پاکستان کے لیے سعی پیہم اور دیگر کئی امور میں آپ نے صحیح رنگ میں مسلمانوں کی راہنمائی کی۔ آپ کی سیاست کا ایک زمانہ قائل ہے۔ مدیر روزنامہ سیاست لاہور نے اپنی ایک اشاعت میں حضور کے متعلق لکھا:

"آپ کی سیاست کا ایک زمانہ قائل ہے۔ نہرو رپورٹ کے خلاف مسلمانوں کو مجتمع کرتے سائمن کمشن کے روبرو مسلمانوں کا نقطۂ نظر پیش کرنے اور مسلمانوں کے حقوق کے متعلق استدلال سے مملو کتابیں شائع کرنے میں آپ نے بہت قابل تعریف کام کیا ہے۔"[2]

حضرت مصلح موعود کا سب سے بڑا ملکی، قومی اور سیاسی کارنامہ کشمیریوں کے حقوق کے لیے سیاسی جنگ ہے۔ مسلمانانِ کشمیر کی امداد اور آزادی کے لیے سعی جمیل کے علاوہ اُن کی اقتصادی، معاشی، سیاسی، تعلیمی، تمدنی اور معاشرتی پس ماندگی کو دور کرنے کے لیے آپ نے اپنے عزیز اوقات کا ایک حصہ صرف کیا۔ مسلمانوں نے آپ کو "آل انڈیا کشمیر کمیٹی" کا صدر منتخب کیا، کشمیریوں کے ساتھ آپ کے جذبہ ہمدردی کا اظہار آپ کے مندرجہ ذیل مکتوب سے ہوتا ہے۔

"میں آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم لوگوں کی طاقت میں جو کچھ بھی ہے اس سے دریغ نہیں کریں گے اور اگر آپ کو تکلیف سے بچانے کے لیے سو سال بھی کوشش کرنی پڑی تو انشاء اللہ وفاداری اور نیک نیتی سے اس کو جاری رکھیں گے۔"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم ضمیمہ ص۱)

اہل کشمیر کی آزادی کے لیے جدوجہد حضرت مصلح موعود کا ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جو تاریخ کشمیر میں جلی اور سنہری حروف کے ساتھ لکھا جانے کے قابل ہے۔ آپ کے اس زریں کارنامہ کا اقرار شیخ عبدالحمید ایڈووکیٹ جموں (حال مظفر آباد آزاد کشمیر) بایں الفاظ کرتے ہیں:۔

"میرے نزدیک دیانتداری کا یہ تقاضا ہے کہ اس امر کا اظہار بلا خوف تردید کیا جائے کہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ اور اُن کی تشکیل کردہ کمیٹی اور اُن کی جماعت کے افراد نے جو گراں بہا خدمات تحریک آزادی کشمیر کے سلسلہ میں انجام دی ہیں اس کا ہی یہ نتیجہ ہوا کہ مسلمانانِ ریاست اپنے حقوق حاصل کرنے میں بڑی حد تک کامیاب ہو گئے ہیں۔"

(بحوالہ الفرقان حضرت فضل عمر نمبر شمارہ دسمبر و جنوری)

حضرت مصلح موعود کے زریں کارنامے ایک یا دو نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں ہیں۔ دراصل آپ کے بے شمار کارہائے نمایاں میں سے ہر عمل ایک مستقل کارنامہ کی حیثیت رکھتا ہے آپ کے بعض کارنامے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آفتاب کی طرح روشن ہوتے جائیں گے اور بعض مہتاب کی طرح دنیا کو منور کر دیں گے اور باقی غیر محصور اور لامحدود کارنامے ستاروں کی طرح دنیا کو جگمگاتے رہیں گے اور

؎ اک روز آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

انشاء اللہ تعالیٰ ؎

[1] ایک خوفناک سازش ص۱۹۴ مؤلفہ مظہر علی اظہر

[2] روزنامہ سیاست لاہور ۲ دسمبر ۱۹۳۰ء

کئی سال سے آپ کی بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
• سکنی و زرعی اراضی
• مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت
کے لئے آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر ۵۳۵

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
• بہتر تشخیص • مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امپورٹ بازار۔ فیصل آباد

ہمدردانہ مشورہ * بہترین تشخیص
اور کامیاب سائنٹیفک علاج
کے لیے تشریف لائیں یا
علامات لکھ کر بذریعہ ڈاک
دوا طلب فرمائیں ؎
شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز
اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

مشہور کاجل
نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

ملّی ٹریڈنگ کمپنی
اعلیٰ اور معیاری مصنوعات کا مرکز
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین۔ کوکنگ رینج۔ گیس کے چولہے۔ روم کولر۔ واٹر کولر۔ سٹیل الماریاں۔ پلنگ اور فرنیچر ہر قسم۔ سائیکل۔ بی بی واکر۔ فوم کے گدے اور تکیے نیز گھریلو استعمال کی اشیاء نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔
مینجر ملّی ٹریڈنگ کمپنی اقصیٰ چوک۔ کالج روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مصلح موعود کی ایک اہم اصلاح

ظہور قدرت ثانیہ کے بابرکت نظام کو تا قیامت چلانے کے لیے مستحکم بنیادوں پر قائم فرما کر "زمین والوں کی راہ سیدھی کر دی"۔

(مکرم دین محمد شاہد۔ ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ سابق مبلغ جزائر فیجی)

سیدنا حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے لخت جگر اور روحانی فرزند جلیل سیدنا حضرت محمود مصلح موعود نے اپنے اکاون سالہ بابرکت دورِ سعادت میں عظیم اصلاحات فرمائی ہیں۔ پیشگوئی مصلح موعود میں آپ کی ۵۲ غیر معمولی صفات اور کارناموں میں سے ایک اہم صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ "مصلح موعود" ہوگا الہام الٰہی میں آپ کی یہ صفت بلاحکمت بیان نہیں کی گئی۔ "مصلح موعود" کے لفظ میں اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت یہ خبر دی ہے کہ مصلح موعود کے ذریعہ بعض اہم اور خاص اصلاحات سرانجام دی جائیں گی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کی عظیم اصلاحات کے بارے میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر یہ بھی تحریر فرمایا ہے:۔

"خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت میں سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۶۵)

اس الٰہی پیشگوئی کے عین مطابق سیدنا حضرت مصلح موعود نے دینی اور دنیاوی، جماعتی اور بیرون از جماعت تمام لوگوں اور خاص طور پر مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے متعدد اہم اصلاحی کارنامے سرانجام دیئے ہیں جن کی بناء پر آپ بجا طور پر "مصلح موعود" ہیں آپ کی اصلاحات میں سے میں اس وقت چند جماعتی اصلاحات کا ذکر کرونگا، مگر اس سے قبل ایک سوال کا جواب دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

ایک سوال اور اسکا جواب

کہا جاتا ہے ہزاروں سال سے خدا تعالیٰ کے عظیم مامور حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے آنے کا انتظار تھا وہ آیا، اس کے معاً بعد پھر کسی مصلح موعود کے آنے کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ اس کے جواب میں عرض ہے کہ یہ ایک قدیمی سنت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور مرسلین جب کبھی اصلاحِ خلق کے لیے مبعوث ہوئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحانی حیات کے لیے آسمانی پانی اور روحانی دودھ لیکر نازل ہوتے رہے جس سے سیراب ہو کر سعید فطرت مخلص مومنین تو فائدہ اٹھا کر روحانی زندگی اور ابدی حیات حاصل کرتے رہے مگر کمزور ایمان والے اور جن کی طبیعتوں میں نفاق ہوتا ہے وہ اس آسمانی پانی اور روحانی دودھ سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اسے دوسروں کے لیے بھی بگاڑ کر خراب حالت میں پیش کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ایسی بہت سی خرابیوں کی اصلاح کا کام انبیاء علیہم السلام کے بعد ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ ہوتا رہا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت پر سامری جیسے منافق اور مفسد طبع نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین کو بگاڑ کر پیش کرنے کی کوشش کی۔ جیسا کہ خود اس نے کہا ہے۔

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ۝

(سورۃ طٰہٰ آیت ۹۷)

یعنی مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کچھ باتیں اچھی لگیں جو میں نے اختیار کر لیں مگر بعد میں میں نے انہیں بھی ترک کر دیا اور میرے دل نے یہی چیز مجھے اچھی کر کے دکھائی۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی بعثت پر ان کی آسمانی تعلیمات کو پولوس نے تبدیل کیا اور مسیحیت کو بالکل ایک نیا رنگ دیکر پیش کیا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر جہاں لاکھوں مخلصین صدق دل سے آپؐ پر ایمان لائے وہاں ایک شخص بظاہر ایمان لانے والا مگر در پردہ یہودی منافق عبداللہ بن سباء بھی تھا جس نے سب سے بڑھکر اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اس زمانہ میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی بعثت پر بھی جہاں ہزاروں لاکھوں صادق اور راستباز لوگ آپ کے گرد اخلاص سے آجمع ہوئے وہاں کچھ لوگ سنتِ قدیمہ کے مطابق ایسے بھی تھے جو حقیقت میں مخلص مومن نہ تھے وہ بھی آپ کی اعلےٰ تعلیمات، جدید اور مؤثر علم کلام اور خود آپ کی جاذبیت کو دیکھکر رہ نہ سکے وہ بھی آپ کے ساتھ وابستہ ہوگئے۔ مگر چونکہ یہ لوگ نورِ ایمان سے خالی تھے اس لیے انہوں نے قدم قدم پر ٹھوکریں کھائیں اور انہوں نے سیدنا حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی "آسمانی راہ" کو اپنی طبیعتوں کے مطابق ڈھالا اور اسے بگاڑ کر ٹیڑھا کر کے پیش کیا۔ ایسے لوگوں نے سب سے پہلے آپ کے مقام کو گرا کر پیش کیا۔ جیسا کہ ایک موقع پر کراچی کے سنٹرل ہوٹل میں ایک شخص نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے بارے میں کہا "HE WAS JUST A SCHOLAR" یعنی وہ محض ایک عالم تھے۔ اور کسی نے کہا کہ وہ تو ایک معمولی پیر مجدد اور معمولی مصلح تھے۔ یہ کہہ کر دوسرا عقیدہ یہ اختیار کر لیا گیا کہ ایسے معمولی مقام رکھنے والے پر ایمان لانا کوئی ضروری نہیں اور تیسرا خیال ان لوگوں میں یہ پیدا ہوا کہ جب آپ پر ایمان لانا ضروری اور جزو ایمان نہیں تو پھر دوسرے لوگوں سے الگ ممتاز جماعت بنانے کی بھی ضرورت نہیں۔ اس بناء پر ان لوگوں نے خود کو سواد اعظم میں اس رنگ میں خلط ملط کر کے ملا لیا کہ حقیقت میں ان کا وجود ہی نہیں رہا۔ ایسے لوگوں نے چوتھا یہ عقیدہ بھی اختیار کر لیا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے بعد خلافت کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ عقائد اختیار کر کے انہوں نے موعود کل ادیان امام الزمان کی پیش کردہ "آسمانی" راہ کو زمین والوں کے لیے انتہائی طور پر کج اور ٹیڑھا کر کے پیش کیا۔

سو ایسے وقت میں جبکہ ایک عظیم مصلح کی ضرورت تھی ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمود مصلح موعود کو مقام امامت و نیابت پر سرفراز فرمایا اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی "آسمانی راہ" کو زمین والوں کے لیے اسکی اصلی شکل میں پیش کرنے کا انتظام فرمایا۔ جس کے بارے میں قبل از وقت سیدنا حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ وہ آکر "زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔"

جماعتی اصلاحات

اس الٰہی خبر کے مطابق سیدنا حضرت مصلح موعود نے جو جماعتی اصلاحات فرمائی ہیں ان کا مختصر ذکر یہ ہے کہ یہ جو کہا گیا تھا کہ مامور زمانہ ایک معمولی مصلح ہیں، اس بناء پر ان کو ماننے کی ضرورت نہیں اور اس وجہ سے دوسرے لوگوں سے الگ ممتاز جماعت بنانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی خلافت کی ضرورت ہے، ان تمام باتوں کی اصلاح کرتے ہوئے سیدنا مصلح موعود نے فرمایا کہ موعود کل ادیان سیدنا حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کا مقام ایک معمولی مصلح کا مقام نہیں بلکہ آپ کا عالی مقام خود آپ کے الہام کے مطابق "جری اللہ فی حلل الانبیاء" کا مقام ہے اور اس بناء پر آپ پر ایمان لانا جزو ایمان اور ضروری ہے اور اس وجہ سے دوسرے لوگوں سے الگ ایک ممتاز مقام کی حامل جماعت کا قیام بھی لازمی اور لابدی ہے اور جس طرح ہر نبی اور رسول کے بعد اللہ تعالیٰ نے نیابت کو قائم فرمایا ہے اسی طرح "جری اللہ فی حلل الانبیاء" کے بعد بھی ایک عظیم عالمگیر روحانی انقلاب کے لیے آسمانی نظام کا قیام لازمی اور ضروری ہے۔ جس کا سلسلہ صرف محدود زمانے یا چند سالوں تک کے لیے نہیں بلکہ اس کا

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو دُعا سے اپنی اک صحرا میں جل تھل کر گیا

(مکرم محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و ملیشیا)

"پسرِ موعودِ" امامِ وقت کا روئے جمیل
اُس کے احسانات و لطف و مہر اور خوئے جمیل

اہلِ ایماں کو نہ یاد آئیں یہ ممکن ہی نہیں
حق سے رُوگرداں وہ ہو جائیں یہ ممکن ہی نہیں

سیدہ نصرت جہاں بیگم کا یہ لختِ جگر
لاجرم تھا اک "کلیدِ" غلبہ و "فتح و ظفر"

"نور" تھا وہ جس سے دُنیا میں اجالا ہو گیا
دینِ ختمُ الانبیاء کا بول بالا ہو گیا

تھا وہی یہ حضرتِ احمدؑ کا پسرِ یادگار
جس کی خاطر آپ نے شائع کیا سبز اشتہار

عالمِ رؤیا میں اک دیوارِ مسجد پر لکھا
نام بھی محمود ہی تھا جس کا دکھلایا گیا

جو کناروں تک زمین کے عز و شہرت پا گیا
اپنے جلووں سے جو اہلِ حق کے دل گرما گیا

ظاہری و باطنی بخشے گئے جس کو علوم
جس کی تفسیروں نے دنیا میں مچا ڈالی ہے دھوم

جس کے ہر انداز میں اک تمکنت تھی شان تھی
ہر ادا پر جس کی دنیا ششدر و حیران تھی

جو دعا سے اپنی اک صحرا میں جل تھل کر گیا
قوم احمدؑ کے لیے جنگل میں منگل کر گیا

تین کو بھی کر دکھایا چار جس کی ذات نے
مُوہ لیے دل اہلِ دل کے جس کی ہر اک بات نے

جس کی گزری زندگی سب خدمتِ اسلام میں
غلبۂ دیں کے لیے دن رات پیہم کام میں

جس سے شرق و غرب کی قوموں نے پالیں برکتیں
سرورِ عالم کے انوار و فیوض اور رحمتیں

قلبِ یورپ میں مساجد جس نے بنوائیں نئی
رات دن اب ہے جہاں حق کی عبادت ہو رہی

مُردے انفاسِ مسیحائی سے زندہ کر دیئے
دولتِ توحید سے گھر مشرکوں کے بھر دیئے

الغرض پوری ہوئی ہر اک بشارت سر بسر
کر کے پورے کام سب، رخصت ہوئے فضلِ عمر

"اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار"
منکروں پر اس کے کر حق و صداقت آشکار

— بقیہ —

(سیدنا حضرت مصلح موعود کی ایک اہم اصلاح)

دین محمد شاہد۔ ایم۔ اے

سلسلہ تا قیامت منقطع ہوئے بغیر ہمیشہ کے لیے اور دائمی ہے۔ جیسا کہ خود بانیٔ جماعت احمدیہ نے اپنی آخری وصیت میں تحریر فرمایا ہے:۔

"یہ سلسلہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیت صفحہ ۷)

سیدنا مصلح موعود کی ایک عظیم اصلاح

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ پر ظاہر کی جانے والی الٰہی پیشگوئی "زمین والوں کی راہ سیدھی کر دیگا" کے عین مطابق سیدنا حضرت مصلح موعود نے جو عظیم جماعتی خدمات اور اصلاحات فرمائی ہیں ان میں سے سب سے بڑھ کر عظیم اصلاح میرے نزدیک آپ نے یہ فرمائی ہے کہ آپ نے ظہور قدرت ثانیہ کے بابرکت نظام کو تا قیامت محفوظ رنگ میں چلانے کے لیے نہایت مضبوط، محفوظ اور مستحکم بنیادوں پر قائم فرما دیا ہے اور نظام ظہور قدرت ثانیہ کو کمزور کرنے یا اُسے ختم کر دینے کے لیے جس قدر ممکنہ خطرات اور خیالات ہو سکتے تھے اُن کا آپ نے بفضل اللہ اور توفیق اللہ نہایت عمدگی سے سدِّباب فرمایا ہے اور آپ نے اپنے خطبات، تقاریر اور کتب میں بار بار ظہورِ قدرتِ ثانیہ کی اہمیت و عظمت کو پیش فرما کر ساری جماعت کے اندر ظہور قدرت ثانیہ سے عاشقانہ اور مخلصانہ وابستگی کا جذبہ پیدا فرما دیا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کی کمال تربیت کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ آج دنیا کے ۱۲۵ ممالک میں پھیلے ہوئے ایک کروڑ سے زائد توحید خالص پر قائم ہونے والے ہم احمدی مومن ایک ہی امام کے بابرکت ہاتھ پر عاشقانہ اور مخلصانہ رنگ میں جمع ہو کر اور بنیان مرصوص بن کر احیاء اسلام اور عالمگیر روحانی انقلاب کے لیے عظیم قربانیاں پیش کر رہے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قبول فرما کر ان کے محیر العقول ایمان افروز نتائج اکناف عالم میں پیدا فرما رہا ہے۔ اس انقلابِ عظیم کو ایک فراست رکھنے والا مومن (جو حدیثِ رسولؐ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے) بخوبی اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ افقِ عالم پر اسلام کے غلبہ کا سورج طلوع ہو چکا ہے اور وہ وقت قریب ہے جبکہ قرآن کریم کی پیشگوئی "و اشرقت الارض بنور ربھا" (سورہ الزمر آیت ۷۰) کے مطابق ساری زمین اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہوگی۔

باڈی بلڈنگ کورس BODY BUILDING COURSE

بھوک اور ہاضمہ کے لیے APPETIZER 10 CAPS

افزائش خون کے لیے BLOOD TONIC 180 TABS

ہڈیوں کی نشوونما کے لیے BONE TONIC 180 TABS

قیمت ایک کورس -/30 روپے۔ ڈاک خرچ -/5

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

شالوں کی مشہور دُکان

الفردوس شال ہاؤس

۸۵۔ انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس لاہور

فون نمبر ۳۲۴۴۴۸

ہمیشہ آپکی خدمت میں کوشاں

زرعی و سکنی جائیداد مناسب قیمت پر خرید و فروخت کرنیوالوں کے لیے ہمارا تعاون حاضر ہے

آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ

انیس اسٹیٹس اینڈ پراپرٹی ڈیلر

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون رہائش ۵۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کے دور کا ایک عظیم کارنامہ

سواحیلی زبان میں ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت

پیشگوئی کے الفاظ "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کا عظیم الشان ظہور

نوٹ: تاریخ احمدیت جلد ۱۷ حال ہی میں منظر عام پر آئی ہے۔ اس قیمتی کتاب کا پہلا باب حضرت مصلح موعود کے ایک تاریخ ساز کارنامے سواحیلی زبان میں ترجمہ قرآن کی اشاعت کی تفاصیل پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف و مرتب مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کو جزائے خیر دے جنہوں نے نہایت محنت سے یہ تاریخی دستاویز ترتیب دی ہے۔ زیر نظر مضمون پہلے باب کی فصل اوّل کے اقتباسات پر مشتمل ہے ——— ادارہ

سواحیلی ترجمہ قرآن کی طباعت و اشاعت

دنیائے احمدیت میں سال ۱۳۳۲ ہش / ۱۹۵۳ء کے وسط کا ایک نہایت اہم واقعہ سواحیلی ترجمۃ القرآن کی طباعت و اشاعت ہے۔ جس نے مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز تر کر دیا اور مسلم افریقہ کے تخیل کو بہت تقویت پہنچائی۔

..... اس ترجمہ کا آغاز مکرم شیخ مبارک احمد صاحب [سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ (حال مشنری انچارج برطانیہ۔ ناقل)] نے یکم رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ (مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۳۶ء) کو کیا۔ اور ۱۴ مئی ۱۹۵۳ء کو ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر مسٹر سی بی اینڈرسن نے اس کا پہلا مجلد نسخہ تیار کیا جو مکرم شیخ صاحب نے اسی دن بذریعہ ہوائی ڈاک حضرت المصلح الموعود کی خدمت میں بھیج دیا اور درخواست دعا کے ساتھ اس کی اشاعت کے لیے اجازت چاہی مکرم شیخ صاحب کو ۲۱ مئی ۱۹۵۳ء کو حضور کا برقیہ موصول ہوا کہ

"TRANSLATION REACHED. MAY GOD BLESS IT PUBLICATION AND SALE."

(KHALIFATAL MASIH)

ترجمہ پہنچ گیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت مبارک کرے....."

ترجمۃ القرآن کی مختصر تاریخ

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے ترجمہ سواحیلی کے پیش لفظ میں لکھا:

"مجھے خوب یاد ہے کہ رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ کا پہلا مبارک دن تھا نماز صبح کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کا کام شروع کیا۔ ان دنوں میں بٹورا میں مقیم تھا۔ جب خاکسار نے اس کام کا ارادہ کیا تو میں اکیلا تھا کوئی افریقن دوست نہ تھا جو اس معاملہ میں میری مدد کرے سوائے پرائمری سکول کے ایک افریقن ٹیچر معلم سعیدی کامبی کے، جو عربی زبان سے واقف نہ تھے اور جو کچھ عرصہ کے بعد کام چھوڑ کر چلے گئے۔ بہرحال ترجمہ کا کام میں نے باقاعدگی کے ساتھ جاری رکھا۔ دن کے بعد دن، ہفتے کے بعد ہفتے اور سال کے بعد سال گذرتے رہے حتیٰ کہ وہ دن بھی آن پہنچا جب تیس پاروں کا ترجمہ مکمل ہو گیا۔"

۱۹۴۳ء میں جب ترجمہ قرآن کا مسودہ ٹائپ ہو کر مکمل ہو گیا تو اسے مشرقی افریقہ کے ایک اہم ادارہ انٹر ٹیریٹوریل لینگوایجز کمیٹی برائے سواحیلی

(INTER-TERRITORIAL LANGUAGES COMMITTEE FOR SWAHILI)

کو جو سواحیلی کی ترقی و اصلاح کے لیے حکومت کی طرف سے مقرر تھا بغرض رائے بھجوا دیا گیا۔ اس ادارہ نے اپنے ماہرین کو اس کی دو کاپیاں بغرض تنقید و اصلاح بھجوائیں۔ اور خواہش کی کہ وہ ترجمہ اور زبان دونوں کے متعلق اپنی رائے سے پورے غور و فکر کے بعد مطلع کریں۔ اپریل ۱۹۴۴ء میں اس ادارہ کے سیکرٹری نے ان ماہرین کی کئی صفحات پر مشتمل آراء ہمیں بھجوائیں۔ ان کی متفقہ رائے تھی کہ

ON THE WHOLE TRANSLATION IS VERY GOOD.

یہ ترجمہ مجموعی اعتبار سے بہت اچھا ہے..... قریباً ۱۹۴۵ء میں ہمارے عزیز بھائی شیخ امری عبیدی جو لمبا عرصہ میرے ساتھ رہے اور مجھ سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے اور عربی سیکھنے اور دیگر دینی امور میں دسترس حاصل کرنے اور خداداد صلاحیت کے باعث اس قابل ہو گئے کہ وہ اس پر مزید ماہرانہ تنقیدی نگاہ ڈال سکیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کا بغور مطالعہ، موازنہ اور تصحیح کا کام شروع کر دیا.... چند سال بعد ہمارے دوسرے علماء نے بھی جو قرآنی علوم اور اسلامی علوم کے بھی ماہر تھے۔ اس ترجمہ کو بڑے غور و فکر سے پڑھا، اپنی رائے دی۔ مشورہ دیا۔ الحمدللہ۔ سب افریقن اہل علم اور ہمارے علماء سواحیلی ترجمہ اور اس کی فصاحت سے متاثر اور خوش ہوئے۔

ترجمہ میں تشریحی اور تفسیری نوٹ بھی شامل کئے گئے کیونکہ ترجمہ کے کام کے بعد اس کی بڑی شدت سے ضرورت محسوس ہوئی کہ تفسیری نوٹ بھی لکھے جائیں..... بہت سے نوٹ میں نے لکھے اور بعض میرے رفقاء نے۔ یہ اکثر نوٹ سیدنا حضرت (بانی جماعت احمدیہ) بالخصوص حضرت المصلح الموعود کی بیان فرمودہ تفاسیر سے استفادہ کے ساتھ تیار کئے گئے۔ جن کے پڑھنے سے انسانی ذہن اور دماغ پر گہرا اثر پڑتا ہے اور یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید بنی نوع انسان کی تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے اور اس کتاب عظیم میں ایسی زبردست قوت ہے کہ وہ لوگوں کو ذلت سے اٹھا کر رفعت اور عظمت کی چوٹیوں تک پہنچا سکتی ہے۔

جن دوستوں نے سواحیلی ترجمۂ قرآن میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کا ہاتھ بٹایا اور خصوصی امداد فرمائی آپ نے ترجمہ کے شروع میں ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:

"مجھ پر لازم ہے کہ میں اپنے ان رفقاء کا خاص طور پر ذکر کروں جنہوں نے گذشتہ دو تین سالوں میں بہت فکرمندی خاص شوق اور پوری لگن اور محبت سے میرا ہاتھ بٹایا مثلاً ۱۔ شیخ امری عبیدی ۲۔ مولانا محمد منور صاحب فاضل ..... اسی طرح مولانا عنایت اللہ صاحب خلیل، مولانا جلال الدین صاحب قمر نے احادیث اور دیگر ضروری مواد اکٹھا کرنے میں اور عربی متن کے آخری پروف دیکھنے میں بالخصوص محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نے بہت مدد دی ہے۔"

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ایمان افروز دیباچہ

سواحیلی ترجمہ قرآن کے ساتھ حضرت مصلح موعود کا ایک ایمان افروز دیباچہ بھی شائع ہوا۔ جو حضور نے محترم شیخ صاحب کی درخواست پر عطا فرمایا۔ جناب شیخ صاحب نے اس اردو دیباچہ کا عام فہم سواحیلی میں ترجمہ کیا۔ دیباچہ کا متن حسب ذیل تھا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِر

سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کے مضمون کے متعلق مختصر نوٹ شائع کئے جا رہے ہیں افریقہ کو اسلامی تاریخ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے خصوصاً شمال مشرقی افریقہ کو اسلام کے ابتدائی ایام میں جب مکہ والوں نے مسلمانوں پر بڑے بڑے مظالم کئے اور مکہ میں مسلمانوں کی رہائش ناممکن ہو گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف جانے کی ہدایت فرمائی۔ حبشہ یعنی ایبے سینیا وہ ملک ہے جو کہ کینیا کالونی کے ساتھ لگا ہوا ہے چنانچہ مسلمان اس ملک میں پہنچے اور وہاں کے بادشاہ کے قانون کے ماتحت انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی گئی اور امن کا سانس انہوں نے لینا شروع کیا تو مکہ والوں سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی اور انہوں نے اپنی قوم کے دو لیڈروں کو بادشاہ اور اس کے درباریوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لیے بہت سے تحائف دیکر بھجوایا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ بادشاہ سے دریافت کریں کہ وہ مہاجرین کو مکہ کی حکومت کے حوالہ کردیں تاکہ وہ ان سے اپنے خیالات اور عقائد کے مطابق سلوک کریں اور اگر بادشاہ نہ مانے تو پھر درباریوں کو تحفے دیکر ان سے بادشاہ پر زور ڈلوائیں اور مسلمان مہاجرین مکہ کو جس طرح بھی ہو واپس مکہ لائیں۔ چنانچہ یہ وفد مکہ سے گیا اور درباریوں خصوصاً پادریوں کے ذریعہ سے بادشاہ سے ملا جو اس زمانہ میں بنگس کہلاتا تھا جسے عرب لوگ نجاشی کہتے تھے یہ اس بادشاہ کا نام نہیں تھا بلکہ اس زمانہ کے حبشی بادشاہوں کا لقب ہوتا تھا۔ چنانچہ بادشاہ کے سامنے انہوں نے شکایت کی کہ ان کے ملک کے کچھ باغی بھاگ کر حبشہ آگئے ہیں اور انہیں مکہ والوں نے اس لیے بھیجا ہے کہ ان باغیوں کو مکہ کی حکومت کے حوالے کردیا جائے۔ بادشاہ نے ان لوگوں کی باتیں سنکر مسلمانوں کو بلوایا اور ان سے پوچھا کہ وہ کس طرح آئے ہیں انہوں نے بتایا کہ ان پر ان کی قوم ظلم کر رہی تھی اور چونکہ افریقین بادشاہ کا انصاف اور اس کا عدل مشہور تھا وہ اس کے ملک میں پناہ لینے کے لیے آگئے۔ اس پر بادشاہ نے مکہ کے وفد کو جواب دیا کہ چونکہ ان کے خلاف کوئی سیاسی جرم ثابت نہیں صرف مذہبی اختلاف ثابت ہے اس لیے وہ ان کو واپس کرنے کے لیے تیار نہیں۔ مکہ کا وفد جب دربار سے ناکام لوٹا تو اس نے درباریوں اور پادریوں کو بھی تحفے تقسیم کئے۔ اور انہیں اُکسایا کہ یہ مسلمان لوگ حضرت مسیح کی بھی ہتک کرتے ہیں اس لیے مسیحیوں کو بھی مکہ والوں کے ساتھ مل کر ان پر سختی کرنی چاہیئے۔

چنانچہ دوسرے دن درباریوں نے پھر بادشاہ پر زور دیا کہ یہ لوگ تو مسیح کی بھی ہتک کرتے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے مسلمانوں کو پھر بلوایا اور ان سے پوچھا کہ آپ لوگ مسیح کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ مسلمانوں نے سورہ مریم کی ابتدائی آیات پڑھ کر ان کو سنائیں جن میں مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کا ذکر ہے اور پھر کہا کہ ہم مسیح کو نبی اللہ مانتے ہیں ہاں انہیں خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔ اس پر پادریوں نے شور مچا دیا کہ دیکھو انہوں نے مسیح کی ہتک کی ہے مگر افریقن بادشاہ منصف اور عادل تھا۔ اس نے سمجھ لیا کہ یہ الزام ان پر غلط لگایا جا رہا ہے۔ یہ لوگ مسیح کا ادب کرتے ہیں مگر اس کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔ چنانچہ اس نے بڑے جوش سے ایک تنکا فرش پر سے اٹھایا اور کہا کہ خدا کی قسم میں بھی مسیح کو وہی کچھ مانتا ہوں جو یہ کہتے ہیں اور میں اس درجہ سے جو انہوں نے مسیح کا بیان کیا اسے ایک تنکے کے برابر بھی زیادہ نہیں سمجھتا اس پر پادریوں نے بادشاہ کے خلاف بھی آوازے کسنے شروع کئے کہ تو بھی مرتد ہو گیا ہے، لیکن نجاشی نے کہا کہ میں تمہارے شور و شغب کی وجہ سے مرعوب نہیں ہو سکتا۔ جب میرا باپ مرا تو میں چھوٹا بچہ تھا اور میری جگہ میرا چچا قائمقام بادشاہ مقرر کیا گیا تھا اور تم لوگوں نے اس کے ساتھ مل کر یہ فیصلہ کیا تھا کہ مجھ کو تخت سے محروم کردو۔ جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو باوجود اس کے کہ میں چھوٹا تھا میں نے اپنا حق لینا چاہا اور نوجوان میرے ساتھ مل گئے اور میرے چچا نے ڈر کر دست برداری دیدی اور تخت میرے حوالے کردیا۔ تو میری بادشاہت تمہاری وجہ سے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ نے باوجود تمہاری مخالف کوششوں کے مجھے دی ہے کیا میں اب تم سے ڈر کر خدا کو چھوڑ دوں گا اور ظلم اور تعدی کروں گا۔ نہ تم نے یہ بادشاہت مجھے دی ہے نہ میں تمہاری مدد کا محتاج ہوں۔ میں کسی صورت میں ظلم نہیں کر سکتا۔ یہ لوگ آزادی سے میرے ملک میں رہیں گے اور کوئی ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

پس اے اہل افریقہ! جن کے مشرقی علاقہ کی علمی زبان سواحیلی ہے میں یہ ترجمہ آپ کو پیش کرنے میں ایک لذت اور سرور محسوس کرتا ہوں کیونکہ اس کتاب کے ابتدائی ایام میں اس کتاب کے ماننے والوں کو آپ کے براعظم نے پناہ دی تھی اور ظلم و تعدی کرنے سے انکار کر دیا تھا اور انصاف اور عدل قائم کرنے کا بیڑہ اٹھا لیا تھا۔ آج قرآن پاک کی تعلیم اسی طرح مظلوم ہے جس طرح کہ کسی زمانے میں قرآن کریم کے ماننے والے مظلوم ہوا کرتے تھے آج قرآن کریم کو دنیا میں لانے والا نبی فوت ہو چکا ہے، لیکن اس کا روحانی وجود آج اس سے بھی زیادہ مظلوم ہے جتنا کہ آج سے قریباً چودہ سال پہلے وہ اپنی دنیاوی زندگی میں مظلوم تھا اس پر جھوٹے الزام لگائے جاتے ہیں اس کی لائی ہوئی تعلیم کو بگاڑ کر دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اس کے ماننے والوں کو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے لیکن خدا گواہ ہے کہ واقعہ یہ نہیں۔ خدا کی نظروں میں سب سے زیادہ معزز وجود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن پر یہ قرآن نازل ہوا تھا اور سب سے زیادہ سچی تعلیم وہ ہے جو اسی کتاب یعنی قرآن مجید میں موجود ہے۔ جیسا کہ آپ دیکھ لیں گے۔ دنیا صرف اپنی طاقت اور قوت کے گھمنڈ پر اس کی تردید کر رہی ہے اور اس کے ماننے والوں کو ذلیل کر رہی ہے۔

لیکن اے اہل افریقہ! آج آپ کا بھی یہی حال ہے۔ آپ کو بھی غیر ملکوں میں تو الگ رہا اپنے ملک میں بھی ذلیل ہی سمجھا جا رہا ہے پس وہ تعلیم جس نے چودہ سو سال پہلے ایک وحشی اور غیر تعلیم یافتہ قوم کو دنیا کی ترقیات کی چوٹی پر پہنچا دیا تھا، لیکن جو آج مظلوم ہے اور گھر سے بے گھر کر دی گئی ہے میں اسے آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں جبکہ آپ لوگوں کی حالت بھی اسی قسم کی ہے اور آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کتاب کو غور سے پڑھیں اور اسی عدل اور انصاف کی نگاہ سے اسے دیکھیں جس نگاہ سے نجاشی نے مکہ کے مسلم مہاجرین کو دیکھا تھا اور پھر اپنی عقل اور بصیرت سے نہ کہ لوگوں کے لگائے ہوئے جھوٹے الزاموں کے اثر کے نیچے اور لوگوں کی بنائی ہوئی رنگین عینکوں کے ذریعہ سے اسے دیکھیں مجھے یقین ہے کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپکو اس لاثانی جوہر کی حقیقت معلوم ہو جائے گی اور اس رستے کو آپ پکڑ لیں گے جو کہ خدا تعالیٰ نے اس کتاب کے ذریعہ سے آسمان سے پھینکا ہے تاکہ اس کے بندے اسے پکڑ کر اس تک پہنچ جائیں۔

اے اہل افریقہ! ایک دفعہ پھر اپنے عدل اور انصاف کا ثبوت دو اور پھر ایک سچائی کے قائم کرنے میں مدد دو جو سچائی تمہارے پیدا کرنے والے خدا نے بھیجی ہے اس سچائی کو قبول کرنے کے بغیر غلام قومیں آزاد نہیں ہو سکتیں۔ مظلوم ظلم سے چھٹکارا نہیں پا سکتے۔ قیدی قید خانوں سے چھوٹ نہیں سکتے۔ امن رفاہیت اور ترقی کا پیغام میں تمہیں پہنچاتا ہوں۔ پیغام میرا نہیں بلکہ تمہارے اور میرے پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے۔ یہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے۔ یہ یورپ امریکہ اور ایشیا کے پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں آؤ لاکھوں کی تعداد میں آؤ اور سچائی کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ تاکہ ہم سب مل کر دنیا میں از سر نو خدا تعالےٰ کی بادشاہت کو قائم کر دیں اور بنی نوع انسان کی ہمہ گیر اخوت اور خدا تعالےٰ کے ہمہ گیر عدل و انصاف کو دنیا میں قائم کر دیں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو میری آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دے اور میں وہ دن دیکھوں جبکہ آپ لوگ میرے دوش بدوش دنیا میں امن اور سلامتی اور ترقی اور رفاہیت کے قائم کرنے میں کوشش کر رہے ہوں اور پھر یہ کوشش خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

(مصلح الموعود)

احمدیہ مشن مشرقی افریقہ نے یہ معرکہ آراء دیباچہ پچاس ہزار کی تعداد میں بصورت پمفلٹ بھی شائع کر کے تقسیم کیا۔

اخبار "ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ" میں مفصل خبر

۱۴ مئی ۱۹۵۳ء کو ترجمہ قرآن کا پہلا نسخہ تیار ہوا اور ۱۶ مئی ۱۹۵۳ء کو نیروبی کے اخبار ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ نے پریس کی طرف سے اس کے پہلے نسخہ کے پیش کئے جانے کی تقریب کا فوٹو مع اس کی تفصیلی خبر کے شائع کیا۔۔۔۔

مشرقی افریقہ کے مختلف علماء اور اہلِ قلم کے تاثرات

سواحیلی ترجمہ مشرقی افریقہ کے احمدیہ مشن کا عظیم کارنامہ ہے جس نے مسلمانانِ افریقہ کے حوصلے بڑھائے ان میں علم قرآن کی نئی مشعل روشن کی اور غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کے نئے رستے کھول دیئے۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء کی بات ہے کہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب ٹانگا شہر کے ایک تبلیغی دورے پر تشریف لے گئے تو ایک مسلم انجمن کے سرکردہ رکن بابو فتح محمد صاحب (ملازم انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ایسٹ افریقن ریلوے) نے آپ سے ملاقات کی اور کہا

"مبارک دینے آیا ہوں اور خوشخبری سنانے آیا ہوں"۔ شیخ صاحب نے کہا وہ کیا؟ کہنے لگا آپ کے سواحیلی ترجمہ قرآن کریم کی ایک کتاب خرید کر میں نے ایک افریقن عیسائی کو پڑھنے کے لیے دی تھی اس کا خط آیا ہے کہ میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا ہوں۔

اس ترجمہ کی نسبت مشرقی افریقہ کے چند ممتاز علماء اور اہلِ قلم کی آراء درج ذیل کی جاتی ہیں:

شیخ الغزالی آف ممباسہ (کینیا)

(مدرسہ غزالی ممباسہ کے مدرس اور دینی علوم کی اشاعت کا خاص شغف رکھنے والے عالم دین تھے اور دن رات درس و تدریس ان کا وظیفہ تھا)

انہوں نے سواحیلی ترجمہ پڑھنے کے بعد جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں اس ترجمہ کی تعریف کی۔ کچھ عرصہ کے بعد انہیں نیروبی آنے کا موقعہ ملا تو انہوں نے یہاں بھی سواحیلی ترجمہ کو سراہتے ہوئے بتایا کہ یہ بالکل صحیح اور درست ہے۔

جناب ایپونی صالح آف زنجبار

(آپ بہت عرصہ ٹانگانیکا پولیس فورس میں اعلیٰ عہدہ پر متمکن رہے بعد ازاں زنجبار آکر اپنے قبیلہ کے لوگوں میں رہائش اختیار کی اور زنجبار کی کونسل کے ممبر بنے۔ کمورین قبیلہ کے سرکردہ علم دوست احباب میں سے تھے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہوں نے لکھا۔۔۔ میں یہ ماننے پر مجبور ہوگیا ہوں کہ اس قرآن پاک کے متن اور تفسیر میں دوسرے قرآن پاک کے ایڈیشنوں اور انگریزی تفسیروں (جن میں مولانا محمد علی، عبداللہ یوسف علی اور مارک پکھتال کی تفسیریں ہیں) میں جو میں نے پڑھی ہیں کوئی فرق محسوس نہیں کرتا، لیکن ایک خاص امر جس کا مجھ پر بہت زیادہ اثر ہے اور جس نے مجھے مجبور کیا کہ خلوص قلب سے تعریف کروں وہ تفسیر کے بیان کرنے کا طریق ہے۔ ایسی تفسیر جس میں مختلف دلائل اس طرز پر دیئے گئے ہیں جن کو قبول کئے بغیر چارہ نہیں اور ایسے دلائل جن سے پادری سیل اور پادری جے ڈیل کے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات آپ کے سواحیلی ترجمہ وتفسیر قرآن پاک میں دیئے گئے ہیں جن کو عقل بھی تسلیم کرتی ہے۔

جناب اے عبداللہ آف مومبو (تنزانیہ)

(اپنے علاقہ کے ایک بڑے کاروباری اور تاجر تھے۔۔۔۔) انہوں نے لکھا:۔

"آپ کے اس مقدس کام کا بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ ہم نے قرآن مجید جیسی پاک ومقدس کتاب پائی۔۔۔۔۔"

جناب عمارو آروبٹی آف ازنگا (تنزانیہ)

(ازنگا کے علاقہ کے ایک مشہور صاحب علم اور تبلیغ اسلام سے خصوصی دلچسپی رکھنے والے ہیں) انہوں نے لکھا:

"آپ کے اس بڑے اور اہم کام پر آپ کو مبارکباد عرض کرتا ہوں۔"

معلّم ایم۔ ٹی رمضان ہاہیشی آف اجیجی (تنزانیہ)

(اہل قلم مضمون نگار اور سواحیلی زبان میں درس وتدریس کا شغل رکھتے ہیں) انہوں نے لکھا:

"میں آج بہت بڑی خوشی محسوس کرتا ہوں اور مجھے اس اعلیٰ کام نے حیرت میں ڈال دیا۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسا ترجمہ و تفسیر سواحیلی نہیں دیکھا۔۔۔۔ مجھے جب سے یہ تفسیر ملی اسی وقت سے مجھے اس کا دوسری چھوٹی چھوٹی تفسیروں سے جو کہ ممباسہ اور زنجبار سے حاصل کی تھیں مقابلہ کرنے کا موقعہ ملا تو بلاشبہ آپ کی تفسیر وترجمہ بہت بہتر پایا۔۔۔۔"

جناب ڈی اے لاسن صاحب

(نیروبی میں مقیم انگریز نومسلم۔۔۔ آپ اسلام کی تعلیم سے گہری واقفیت اور موازنہ مذاہب پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ انہوں نے "WHY ISLAM" ایک تحقیقی کتابچہ عیسائیت کے رد میں اور اسلام کی برتری کے سلسلہ میں لکھا جو مقبول عام ہوا)

انہوں نے لکھا "میں آپ کی خدمت میں آپ کے اس اچھے کام پر جو کہ آپ نے مشرقی افریقہ کے لوگوں کے لیے کیا مبارکباد عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔۔۔"

سواحیلی زبان

مشرقی افریقہ کے ممالک تنزانیہ، کینیا اور یوگنڈا کے باشندوں کی اگرچہ بے شمار مقامی اور قبائلی زبانیں ہیں مگر سواحیلی زبان کو اس پورے علاقے میں وہی حیثیت حاصل ہے جو مغربی پاکستان میں اُردو کو حاصل ہے۔ یہ زبان ان ممالک کے علاوہ مشرقی کانگو، اروانڈا اور نڈی میں بولی اور سمجھی جاتی ہے ایک اندازے کے مطابق کم از کم ایک کروڑ باشندے اس زبان کو جانتے ہیں۔ اس زبان پر عربی زبان اور عربی تہذیب کی گہری چھاپ ہے اور استعماری طاقتوں کے آنے سے قبل اس کا رسم الخط عربی حروف تھے۔ اب یہ زبان رومن رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اس علاقہ کی یہی واحد زبان ہے جس میں مغربی اقدام کی آمد سے قبل لٹریچر موجود تھا اور وہ سارے کا سارا ان عرب مسلمانوں کا تیار کردہ تھا جو زنجبار اور افریقہ کے مشرقی ساحل پر آباد ہوئے تھے۔

مغربی اقدام نے غلبہ پانے کے بعد اس کے رسم الخط کو تبدیل کر دیا۔ تعلیم کا پورا نظام عیسائی مشنریوں کے ہاتھ میں تھا انہوں نے اپنے نقطۂ نظر کے مطابق سواحیلی اور دوسری قبائلی زبانوں میں کافی لٹریچر تیار کیا۔ اسلامی لٹریچر کی تیاری تقریباً بند ہوگئی۔ صرف زنجبار میں بعض علماء کی چند تصانیف ملتی ہیں۔ ماضی میں اس زبان میں قرآن کریم کا کوئی ترجمہ نہ تھا۔ سب سے پہلا ترجمہ زنجبار کے ایک عیسائی پادری

GODFREY DALE, CANON OF CHRIST CHURCH CATHEDRAL ZANZIBAK

نے کیا تھا جو ۱۹۲۳ء میں انگلستان میں طبع ہوا۔ اس ترجمہ میں کوئی حواشی نہیں۔ یہ ترجمہ عام لوگوں کی دسترس سے باہر رہا۔ اس لیے بہت ہی کم لوگوں کو اس ترجمے کی موجودگی کا علم ہے۔

قرآن کریم کا دوسرا ترجمہ جماعت احمدیہ نے ۱۹۵۳ء میں کرایا۔ قرآن کریم کا تیسرا ترجمہ ۱۹۶۵ء کے لگ بھگ اسلامک فاؤنڈیشن نیروبی کے زیر اہتمام زنجبار کے سابق قاضی شیخ عبداللہ صالح فارسی نے کیا۔

(ماخوذ سیارہ ڈائجسٹ قرآن کریم نمبر جلد دوم نومبر ۱۹۶۹ء صفحہ ۶۷۳)

معلّم سونگورو مرجان لوانلو آف کامولو (تنزانیہ)

(مسلم سوسائٹی کے ایک سرکردہ رکن اور گورنمنٹ سکول برائے افریقن کے استاد) انہوں نے لکھا:

"میں اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے میری دعائیں قبول کر کے میرے احمدی بھائیوں کو قرآن پاک کا سواحیلی زبان میں ترجمہ وتفسیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔۔۔۔ یہ ترجمہ وتفسیر سواحیلی ہر مسلمان کے لیے ہر جگہ زبردست ہتھیار کا کام دے گی۔ مجھے آج بے خوشی ہوئی ہے۔ الحمدللہ"

جناب محمد کالونیا آف اونزا (تنزانیہ)

(اپنے علاقہ کی سرکردہ شخصیت ہیں) انہوں نے لکھا:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم افریقن قوم کی حالت بدلنے کے لیے بھیجا ہے اور ہمیں مردہ حالت سے نکالکر زندگی دینے کو بھیجا ہے۔ آپ ہمیں بڑے سخت اندھیرے سے نکالنے کے لیے آئے اور ہمارے لیے ایسا چراغ لائے جو کبھی نہ بجھ سکے گا۔

میں آج سے آپ کے ساتھ ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ اچھا کیا ہے اور بُرا کیا۔ وجہ یہ ہے کہ آپ کے سواحیلی ترجمہ وتفسیر سے قبل ہم گہرے اندھیرے میں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

جناب ناصر شریف آف پیمبا (زنجبار)

(علاقہ زنجبار میں سرکاری ملازم تھے) انہوں نے لکھا:

"میں اتنا خوش ہوں کہ میں نے ترجمہ وتفسیر سواحیلی قرآن پاک کی خبر ملتے ہی ایک دم پمفلٹ تقسیم کر کے تمام دوستوں میں پھیلا دیئے۔۔۔۔ مجھے فی الحقیقت اس تفسیر کا بہت دنوں سے شوق تھا۔۔۔۔"

جناب حمیس محمود آف روجیجوا

انہوں نے لکھا:

۔۔۔"مجھے یہ بڑا ہی پسند آیا ہے اس ترجمہ وتفسیر میں عیسائیوں سے زبردست مقابلہ کیا گیا ہے۔ یہ کام حقیقتاً عین ضرورت پر اور عین وقت میں ہوا ہے۔ کیونکہ عیسائیوں نے ہمیں مشرقی افریقہ میں چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔"

سنو وائٹ آف لگومہ (تنزانیہ)

(سواحیلی زبان کے معروف شاعر اور صحافی) انہوں نے لکھا:

"۔۔۔ ترجمہ اتنا عمدہ اور اعلیٰ ہے کہ انسان کا دل چاہتا ہے کہ پڑھتا ہی چلا جائے۔ اس کے علاوہ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ ترجمہ بڑا اچھا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ عربی متن اور سواحیلی ترجمہ میں بڑی مطابقت ہے۔۔۔"

جناب شیخ ایچ۔ ایل لیپینگا آف نیاسالینڈ (ملاوی)

لکھتے ہیں:

"میں اس قرآن پاک کی فصاحت تفسیر کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔۔۔۔۔ حقیقتاً یہ سواحیلی ترجمہ وتفسیر قرآن پاک ایٹم بم کی طرح ثابت ہوا ہے۔ ایسی ترجمہ وتفسیر کی مثال واقعہ میں کوئی نہیں ملتی۔۔۔۔۔"

جناب اے اے کیانڈو آف لگومہ (تنزانیہ)

نے لکھا:

"یہ ترجمہ وتفسیر جو جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے بہت ہی اچھا ہے۔ اس کی تفسیر حکمت ومعرفت سے پُر ہے۔ عربی متن کی تفسیر بہت ہی آسان اور شیریں ہے اور لفظ بلفظ تفسیر ہے علم میراث جو کہ اسلام میں بڑا ہی مشکل ہے۔ اس ترجمہ وتفسیر سواحیلی میں بڑے آسان طریقہ اور مہارت سے ترتیب دیا گیا ہے۔۔۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ مضمون سواحیلی قرآن مجید کا ترجمہ

جناب کے آئی ایس ملمبا (MILIMBA) آف دارالسلام (تنزانیہ)

لکھتے ہیں:

"..... قرآن پاک کا یہ سواحیلی ترجمہ بہت ہی اچھا ہے اور تفسیر بڑی واضح اور حکمت سے پُر۔ اور فی الحقیقت معجزہ ہے۔۔۔۔ قرآن پاک کی سواحیلی تفسیر مشرقی افریقہ کے سارے عالم و شیوخ کئی سالوں تک بھی نہ کر سکے۔ ان کے تفسیر سواحیلی نہ کر سکنے کی وجہ سے انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تفسیر ہو ہی نہیں سکتی اور ایسا کام کرنا کفر ہے اب قرآن پاک کی اس سواحیلی تفسیر سے واضح ہوتا ہے کہ صرف احمدی ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح راستے پر گامزن ہیں۔ میں جماعت احمدیہ کے لیے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی برکات و رحمت اس پر ہوں۔ آمین۔"

(یہ سارے تاثرات تراجم ہیں)

قبیلوں کا قبول اسلام

ترجمہ سواحیلی کی پہلی اشاعت دس ہزار کی تعداد میں کی گئی۔ دسمبر ۱۹۵۹ء تک اس کے قریباً چھ ہزار نسخے فروخت یا تقسیم ہو چکے تھے بہت سے نسخے جیل خانوں کو ارسال کئے گئے بالخصوص ماؤ ماؤ ڈیٹینشن کیمپوں کو، جہاں ان کی بہت مانگ تھی۔ اسی کتاب کی وجہ سے بہت سے تعلیم یافتہ اور سمجھدار قیدیوں نے قبولِ اسلام کیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد ۱۷ صفحہ ۱ تا صفحہ ۱۸)

افغان ٹمبر ورکس

فیکٹری ایریا۔ ربوہ

مکان تعمیر کریں تو کھڑکیاں دروازے، الماریاں وغیرہ بنوانے کے لیے ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں ہم سے نہ بنوائیں لیکن ہم سے مشورہ ضرور کریں اور کم از کم ہمارا بنا ہوا مال تو دیکھیں

محتاجِ دُعا

حبیب اللہ خاں پسر خانمیر خان صاحب مرحوم

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایریا کوڈ نیشنڈ)

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

(ایریا کوڈ نیشنڈ)

پروپرائیٹر:

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

بشیر انجینئرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ

ایسوشی ایٹس آف

میسرز بشیر اینڈ کمپنی

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

(گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات)

لوہے کے جستی تار، نیز کاسٹ آئرن کے گھریلو استعمال کے سیوریج پائپ اور لوہے کی ہر قسم کی چادروں کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس: حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور

فون نمبر: ۵۲۷۸۳، ۴۱۳۳۲۲

شاخیں (۱) لوہا مارکیٹ، لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳ — (۲) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری — ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور

سونے چاندی کے زیورات

اعلیٰ اور جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لئے
خرید و فروخت کے لئے۔ نیز

الیس اللہ بکاف عبدہ

کی انگوٹھیاں دیدہ زیب ڈیزائنوں میں اور سندھی
و نورتن کو خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالمنان ناصر ولد عبدالسلام صاحب
عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ
فون:۔ ۵۵۰

روپیہ کو ہمیشہ گردش میں رکھیئے

ہمارے کسی بھی نفع بخش پراجیکٹ میں محفوظ سرمایہ کاری کیجئے

الحمرا اسٹیٹس فون نمبر ۳۸۲۲

۶۹۹۔ اے سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

۶۷۔ سی۔ نیو مسلم ٹاؤن لاہور فون نمبر ۸۵۴۶۱۶

ہر قسم کا سامان سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

دوا

تدبیر ہے ——— اور

دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج

: کیلئے :

مطب

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ

فون: ۵۳۴

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرضِ اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لیے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام ھُوَالشَّافِی دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲۔ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷

ربوہ کا پتہ ۔ مکان نمبر ۳/۱۵ نزد ناصر کنڈر گارٹن سکول و دواخانہ حکیم نظام جان ربوہ دوائی اور مشورہ کے لیے یہاں تشریف لاویں

PICK UP POINT

بہترین اور اعلیٰ معیار کی تصویر کیلئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیئے

المصور سٹوڈیو ایئرکنڈیشنڈ

خصوصیات:۔

- ہر قسم کی کلر ڈیویلپنگ پرنٹنگ پر ایک البم مفت،
- گروپ فوٹوز فیملی اور شادی کے موقعہ پر سجا سجایا سٹوڈیو،
- اعلیٰ سٹوڈیو کیساتھ ہر قسم کی سہولت موجود ہے،
- آؤٹ ڈور (OUT DOOR) سروس کا بہترین انتظام ہے،

اس کے علاوہ

آپ اپنی قیمتی دستاویزات کی فوٹو اسٹیٹ چند سیکنڈ میں حاصل کریں

المصور سٹوڈیو پلاٹ نمبر ۸۵ بلاک نمبر ۵ متصل

چوک لنڈی کوتل پل نزد طاہر ولا فیڈرل بی ایریا کراچی۔ ۳۸

فریش میڈیسن کمپنی کی مسلسل محنت کے چند سال

بہترین کارکردگی و خدمت کی شاندار مثال

روپیہ کو ہمیشہ گردش میں رکھنا چاہیئے

آپ اپنے سرمایہ کو گردش میں رکھیئے اور اس میں کمی نہ آنے دیں!

فریش میڈیسن کمپنی آپ کے لیے سرمایہ کاری کی نئی راہیں کھولتی ہے! ہماری منفعت بخش ادویات کی لاٹوں میں سرمایہ کاری کیجئے اور سال میں دو دفعہ پُرکشش منافع حاصل کریں۔ اس میں نقصان کا قطعی احتمال نہیں ہے۔ اس طرح آپ کے اس ادارہ میں مزید وسعت بھی ہوگی اور آپ بے شمار دُکھی لوگوں کی دعاؤں کے بھی حقدار بنیں گے۔ بہتر کام میں بہتر سرمایہ کاری کیجئے!

ھم انشاء اللہ تعالیٰ پوری کوشش انتھک جدوجہد اور بہترین سوچ کے ساتھ آپ کے سرمایہ کو بڑھائیں گے اور صمیم قلب کے ساتھ منافع منصفانہ طور پر نصف ادا کریں گے۔

آپ کا اپنا ادارہ جس میں آپ کا شاندار تعاون ہماری کوشش شامل ہے دن بدن ترقی کی طرف گامزن ہے!

فریش میڈیسن کمپنی

سٹاکسٹ! تھوک انگریزی اور پرچون فروش!

دوکان و دفتر فائینز لیبارٹرز واٹیتھ بروز ویلکم کمپنی

i.S.i بلاک نمبر ۹ نزد سٹی بس اسٹاپ، سرگودھا

پروپرائٹر:۔ ایم اشرف چوہدری سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

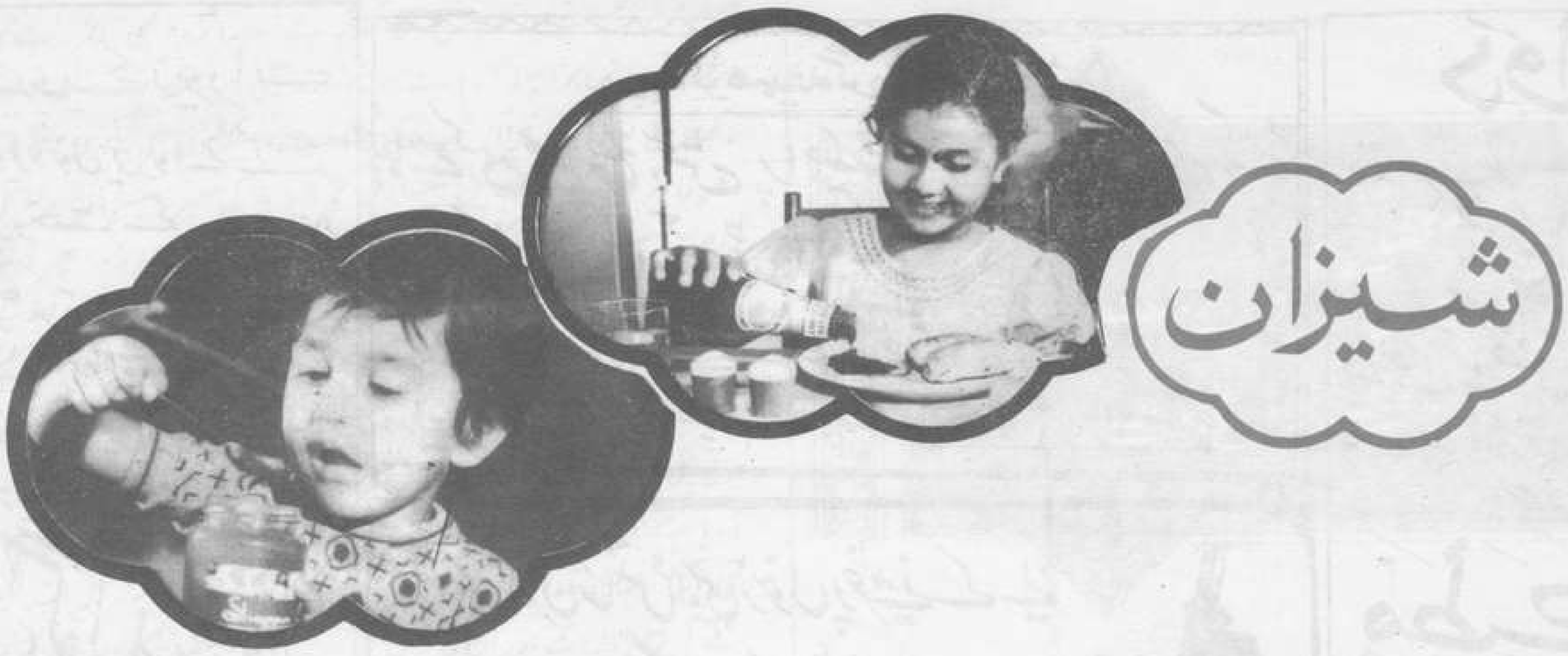

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے سب سے مزے دار

ربوہ اور بیرون ربوہ رہائشی پلاٹوں - مکانات، زرعی زمین خریدنے کے لیے

اچھی کارکردگی کا حامل

آپ کا پانچ سالہ پرانا ادارہ

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون نمبر ۵۰۰ کمیٹی مارکیٹ ربوہ فون گھر نمبر ۴۰۵

سرگودھا شہر میں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی دیودار، کیل، پڑتل بصورت گیلی جات و پھاڑہ، نیز سریا گارڈر، بی آئرن کیل قبضہ وغیرہ کے حصول کے لیے سرگودھا شہر میں عمارتی لکڑی اور لوہے کا بہترین مرکز

تھوک و پرچون ۳۹۸۴

پتہ: چوہدری عبدالکریم اینڈ سنز فون نمبر دوکان نمبر ۶۳ غلہ منڈی (پرانا دفتر فوڈ گرین) سرگودھا

قادیان کا قدیمی

محبوب کاجل

جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔

عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خانصاحب گولبازار ربوہ

سٹاکسٹ: "شاہد شاپنگ سنٹر" بالمقابل سب تحصیل اقصیٰ روڈ - گولبازار ربوہ